



حَسْبُكَ وَاللّٰہُ مُحَمَّدٌ دَاوُدُ غَزْوٰی

حَسْبُكَ وَاللّٰہُ مُحَمَّدٌ اَسْمَیْلُ سَافِی

مسلک
الان شہد
کاداعی

الان شہد

مکزی جمعیت
الان شہد
پاکستان
کارتجانب

جلد: 48 | ۹ تا ۳ جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ 3 تا 9 مارچ 2017ء | شماره: 09



خود کش حملے

بہشت گردی کی نازلہ لہر کے پیچھے رات افغانستان کا ہاتھ ہے

امیر محترم پروفیسر سید ساجد میر حفظہ اللہ

معیشت و اقتصاد



دولت کی منصفانہ تقسیم کاراز
اسلامی معاشی اصولوں میں!

ٹرمپ



نئی امریکی انتہا پسندانہ
پالیسیوں کا تجزیہ



افواہیں پھیلا نا

شریعتی عناصر کا شیطانی ہتھکنڈہ!



زواج مسیار کی شرعی حیثیت!؟



ایک مسئلہ وراثت!؟



ستر و حجاب!؟



درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

نصرت الہی کیسے ممکن ہے؟!

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝﴾ (محمد)
 ”اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم بھی رکھے گا۔“

قانون الہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم اور ملت کو عزت و افتخار سے نوازتے ہیں جو قوم ثابت کردکھائے کہ وہ اسی افتخار اور وقار کے لائق ہے۔ اس کے خاص عوامل اور اسباب ہیں جن کا اختیار کرنا ایک قوم اور ملت کے لیے ضروری ہے۔ ان میں سے سب سے اہم اس عہد الہی سے وفا ہے جو ایک مسلمان کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر کے کرتا ہے۔ یعنی توحید الہی اور محمد کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے محبت اور اس کا عمل اظہار۔ اللہ کی مدد و نصرت کا حصول صرف اسی صورت ممکن ہے کہ افراد امت توحید الہی کو اپنائیں، تعلیمات محمدی ﷺ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں اور شرک و معاصی سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ اگر ایسا کرنے میں آج کا مسلمان کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر تمام قرآنی وعدوں کے مطابق انسان خود دیکھ لے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ کہ تم اللہ کے ہو جاؤ اللہ تمہارا حامی و مددگار بن جائے گا۔ تب نہ تو دشمن کے ہتھکنڈے کسی کام کے رہیں گے اور نہ ہی اغیار کی شان و شوکت مسلمانوں پر غلبہ پاسکے گی اور اللہ کی معیت و نصرت مسلمانوں کو ہر دم حاصل رہے گی۔

﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ (الروم)
 ”ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔“

جو اللہ سے عہد وفا نبھائے گا اللہ بھی اسے عزت و تکریم سے نوازیں گے اور شان و شوکت والی زندگی عطا فرمائیں گے۔ جو اللہ سے کیے وعدے سے روگردانی کرے گا تو پھر دنیا میں بھی ذلت و رسوائی اس کا مقدر ہوگی اور آخرت میں بھی ناکامی اور خسران کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب مسلمان قوم اور حکومتوں کے لیے دین الہی کا پرچار و نفاذ سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ اور مقصد حیات بن جائے گا اور اسی کو وہ اپنے لیے دستور العمل سمجھیں گے اور تمام معاملات زندگی میں اسی سے رہنمائی لیں لگیں گے تب نصرت الہی بھی شامل حال ہوگی اور شان و شوکت اور عظمت و بلندی انہیں کا مقدر ٹھہرے گی اور آخرت میں بھی کامیابی انہیں کا دامن تھامے گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

﴿وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنْصُرُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝﴾ (الحج)

”جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ بڑی قوتوں اور غلبے والا ہے۔“

﴿لَا تَنْصُرُوا الَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ نَسُوا اللَّهَ الَّذِي يَخْلُقُ لَهُمْ دِينَهُمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝﴾ (غافر)

”یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد و نفاذ دینی دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔“

مسلمانوں کا توحید الہی کا تمام لوازمات کے ساتھ اپنانا اور شریعت محمدیہ ﷺ کا اپنے تمام معاملات زندگی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرز پر نفاذ ہی اس چیز کا ضامن ہے کہ مسلمانوں پر سے خوف کے بادل چھٹ جائیں اور عزت و وقار والی پراس زندگی گزاریں۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

ظلم و بخل سے بچو

[عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: "اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ"] (رواه مسلم)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ظلم کرنے سے ڈرو، اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن ظلم کرنے والوں کے لئے اندھیرا ہوگا اور بخیلی سے بچو اس لئے کہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا، انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ انہوں نے خون بہائے اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کر لیا۔“

مندرجہ بالا حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ظلم اور بخیلی سے بچنے کا حکم دیا، اس لئے کہ یہ دونوں کام انسان کو دنیا اور آخرت میں نقصان دیتے ہیں۔ ظلم کرنے والا اپنے ظلم کے نتیجے میں قیامت کے روز تارکی میں ہوگا اور اللہ کی رحمت سے محروم ہو جائے گا۔ چونکہ ظالم نے دنیا میں کسی پر ظلم کر کے اس کا مستقبل تاریک کر دیا تھا جس کے نتیجے میں وہ قیامت کے دن روشنی سے محروم ہوگا اور اپنے ظلم کی سزا پائے گا۔

دوسری بات حضور ﷺ نے یہ فرمائی کہ بخیلی سے بچو، اس لئے کہ بخل کرنے والا اپنی تباہی کا راستہ خود ہموار کرتا ہے۔ لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں اور رسوائی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جن قوموں نے بخل سے کام لیا وہ ہلاک ہوئے اور آپس میں خون خرابہ کرتے رہے۔ قتل و غارت کا بازار گرم کیا، کسی کی عزت محفوظ تھی اور نہ ہی جان و مال۔ بخیل انسان کو اپنی عزت کا بھی خیال نہیں ہوتا وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں اس طرح اپنا مال محفوظ کر رہا ہوں لیکن حقیقت میں وہ مال تلف کرتا ہے۔ لوگ اسے بُرے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

ظلم و بخل ایسی معاشرتی برائی ہے جس سے قتل و غارت گری شروع ہو جاتی ہے اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھتا ہے۔ جو قوم اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنا شروع کر دے اور حرام کاموں کو حلال کرے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ لہذا معاشرتی ترقی اور اللہ کے ہاں مقرب بننے کے لئے ظلم اور بخیلی سے حتی المقدور بچنے کی کوشش کی جائے۔

دہشت گردی کی نئی لہر!

اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ اس کے نزدیک ایک بے گناہ شخص کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ دہشت گرد جو بوڑھوں، جوانوں، عورتوں اور بچوں کو لہو میں نہلا دیتے ہیں اور ملک میں فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں ایسے لوگ کسی طرح بھی مسلمان نہیں غیر مسلم ہیں۔ ایسے لوگ اور ان کے سہولت کار سخت سزاؤں کے لائق ہیں۔ باخبر لوگ جانتے ہیں کہ ۲۰۱۶ء میں بڑی حد تک دہشت گردوں کی خوفناک کارروائیاں ختم ہو چکی تھیں اور امن و امان کی صورت حال بہتر تھی اس پر اہل وطن نے سکھ کا سانس لیا تھا۔ صحنکار اور تاجر حضرات بھی اپنے کاروبار میں مصروف تھے کہ وطن عزیز میں دہشت گردی کی خوفناک لہر کا آغاز ۱۲ جنوری ۲۰۱۷ء سے ہوا جب پولیس کی بکتر بند گاڑی پر دتی بم سے حملہ ہوا جس نے ایک بار پھر اہل وطن کو سوگوار کر دیا کہ پانچ روز میں مختلف وقفوں میں آٹھ خودکش دھماکے ہوئے۔ ان میں کراچی، لاہور، کوئٹہ، حیات آباد، پشاور، مہمند ایجنسی اور سیون و دیگر مقامات شامل ہیں۔ سیون میں دھماکے سب سے بڑا اور شدید تھا جس میں بچے، خواتین اور آدمی بڑی تعداد میں شہید اور زخمی ہوئے۔ یہاں تک کہ سیون کا سول ہسپتال لاشوں اور زخمیوں سے بھر گیا اور انہیں حیدر آباد اور کراچی لے جایا گیا۔ یاد رہے کہ اس علاقے میں یہ پہلا دھماکہ نہیں تھا۔ شکار پور میں دو دھماکے، جیکب آباد اور شاہ نورانی کے مزار پر بھی بڑے المناک دھماکے ہو چکے ہیں جن سے بڑی تعداد میں لوگ جان بحق ہوئے تھے۔ اخبارات شاہد ہیں کہ سیون میں سیورٹی کا کوئی معقول انتظام نہ تھا۔ چند پولیس اہلکار ڈیوٹی پر تھے۔ یہ کتنی افسوس کی بات ہے کہ سندھ میں کئی برسوں سے پیپلز پارٹی برسر اقتدار ہے مگر سیون میں مزار کے قریب کوئی ہسپتال بھی نہیں بنا سکی جہاں پیپلز پارٹی کے قائدین بھی آتے رہتے ہیں۔ یہاں خودکش دھماکے کے بعد انسانی اعضاء مناسب طریقے سے سمیٹنے اور کسی جگہ دفن کر دینے کی بجائے گندے نالے میں پھینک دیئے گئے۔

یہ اطمینان بخش بات ہے کہ لاہور دھماکے میں ملوث مرکزی سہولت کار گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بعد ازاں حضور اور انک سے بھی مزید سہولت کاروں کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ یہ گرفتاریاں بہت بڑی کامیابی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان سہولت کاروں کے ذریعے دہشت گردوں کے ٹھکانوں تک رسائی کی جائے اور انہیں تباہ کرنا چاہیے۔ یہ بات تو اب ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ بھارت کے ایجنٹ افغانستان میں بیٹھ کر خودکش دھماکوں کے منصوبے بناتے اور تربیت حاصل کرتے ہیں۔ پھر ملک میں کارروائیاں کرتے ہیں۔ کیونکہ افغانستان بھارت کے زیر اثر ہے۔ اس کی فتنہ گم بھی بھارت کرتا ہے تاکہ پاکستان کو عدم استحکام سے دو چار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک فوج دہشت گردوں اور اس کے سہولت کاروں کے خطرناک اور ناپاک عزائم کو ناکام بنا دے گی۔ پوری قوم پاک آری کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ افغانستان اگر دہشت گردی کو روکنے میں مخلص ہے تو اسے اپنے ملک سے دہشت گرد تنظیموں کو ختم کرنا چاہیے۔ بصورت دیگر پاکستان کو افغان سرحد کی سخت نگرانی کرنا چاہیے۔ اس کے بغیر دہشت گردی ختم نہیں ہو سکتی۔ جنرل راجیل نے افغانستان کے کئی دورے کیے مگر افغان حکومت نے کوئی توجہ نہیں دی۔

یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ بھارت میں اگر دہشت گردی کا کوئی چھوٹا موٹا واقعہ رونما ہوتا ہے تو بلا تحقیق اس کا الزام فوری طور پر پاکستان کے سر تھوپ دیا جاتا ہے۔ مگر پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات کے بین ثبوت حکومت کے پاس موجود ہیں اور چند ایک بھارتی ایجنٹ بھی گرفتار کر رکھے ہیں مگر یہاں کوئی شور نہیں ہوتا۔ بھارتی وزیر اعظم مودی یہ دھمکی بھی دے چکا ہے کہ وہ بلوچستان، گلگت اور آزاد کشمیر میں کارروائیاں کرے گا۔ کشمیر جو ثقافتی، مذہبی، جغرافیائی، تاریخی اور آئینی اعتبار سے پاکستان کا حصہ ہے بھارت اسے اپنا انوٹ انگ قرار دے رہا ہے اور اب تک

مدیر اعلیٰ
بشیر الانصاری
ایم اے

☆ جناب پروفیسر ذاکر عبد الغفور راشد

مجلس

☆ جناب پروفیسر عبد الرحمن لدھیانوی

ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 افواہوں کی جاہ کاریاں (مطلوبہ حرم)
- 10 بیت المقدس میں پانچ دن
- 12 ذکر الہی..... فوائد و فرائد
- 15 عمل اور بروہ کی حقیقت
- 17 ٹرمپ پالیسی کا تجزیہ
- 18 دور حاضر میں معاشرے کی منصفانہ تھیل
- 20 یاد زندگان..... شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل علی
- 23 "قتل مشق" کی جاہ کاریاں
- 24 علماء اہل حدیث کا مشترکہ اعلامیہ
- 26 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام سے
اور ترسیل ذریعہ کے نام سے کی جائے

پتہ: ہفت روزہ "اطلس شد" چوک اٹل شاہ

(اصروفنی پرنٹنگ) 106، راولپنڈی، 54000

فون: 042-37725525 فکس: 042-37720257

E-mail: weekilyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون بچھنے کے لیے

میران پیک ہاؤس کوڈ: 02111 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک

- | | |
|-------------|-------------------|
| 600/- روپے | سالانہ |
| 350/- روپے | ششماہی |
| 650/- روپے | بدرجہ اولیٰ |
| 6000/- روپے | یہ وہی نمائندہ سے |
| 20/- روپے | نی پرچہ |

بیگز پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "المشر پرف ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

لاکھوں حریت پسند اپنی آزادی اور اسلامی شخص کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں۔ تحریک آزادی مقبوضہ کشمیر میں اس مقام پر پہنچ چکی ہے کہ وہاں جلسوں اور ریلیوں میں پاکستان زندہ باد کے نعرے بلند ہوتے ہیں اور پاکستان کا ہلالی پرچم لہرایا جاتا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اب کشمیر آزاد ہو کر رہے گا۔

دہشت گردی کے بارے میں یہ بات جس نے بھی کہی اچھی کہی کہ بے گناہ انسانی جانوں سے کھیلنے، زمین پر فساد برپا کرنے اور اس کی بنیاد پر ملک کی خود مختاری اور سلامتی پر ضرب کاری لگانے والے بد بخت اور مجہول عناصر کے ساتھ آج عوام میں کسی بھی قسم کے ہمدردی کے جذبات نہیں رکھتے بلکہ عوام بلا امتیاز تمام دہشت گردوں کی سرکوبی اور انہیں کٹہرے میں کھڑا دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے کڑوتوں پر ان کی آنے والی نسلوں کو بھی عبرت حاصل ہو اور ملک کی سرزمین پھر سے امن و آشتی اور خوشحالی کا گہوارا بن جائے۔

فسادی عناصر کا امن و سلامتی کے مظہر دین اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ امیر محترم

دہشت گردی کی تازہ لہر کے پیچھے بھارت اور افغانستان کا ہاتھ ہے افغانستان میں بھارتی قونصل خانے دہشت گردوں کے اڈے ہیں۔

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ دہشت گردی کی تازہ لہر کے پیچھے بھارت اور افغانستان کا ہاتھ ہے۔ افغانستان میں بھارتی قونصل خانے دہشت گردوں کے اڈے ہیں۔ افغان حکومت اپنے ہاں ہونے والی دہشت گردی کا الزام پاکستان پر عائد کرتی ہے اور وہ بھارت کی آشیر باد سے یہاں کارروائیاں کر رہی ہے۔ مرکزی دفتر میں علماء کے وفود سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ دشمن کو کسی پیک سمیت دیگر ترقیاتی منصوبے برداشت نہیں ہو رہے۔ ارض وطن کو سفاک اور انسانیت دشمن عناصر سے پاک کرنے کیلئے سخت ہمہ گیر اور فوری اقدامات کے ساتھ ملکی سلامتی کو لاحق خطرات سے نمٹنے کے لیے قومی اتحاد و یکجہتی کی ضرورت ہے۔ مذہب کے نام پر فتنہ و فساد پھیلانے والوں کو نشانِ عبرت بنانا ہوگا۔ فسادِ عناصر کا ہمارے امن و سلامتی کے مظہر دین اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مکروہ عناصر اقوام عالم میں دین اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ دہشت گردی کی تازہ لہر ہم سب کے لیے ایک بڑا چیلنج اور آزمائش ہے۔ ان حالات میں مذہب کے نام پر ہونیوالی دہشت گردی کیخلاف ایک جامع، ٹھوس اور مضبوط قومی موقف اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر ساجد میر کا مزید کہنا تھا کہ دہشت گردی کے المیہ پر سیاسی پوائنٹ سکورنگ بند کرنا ہوگی۔ ہمیں دہشت گردوں کے سہولت کاروں اور سرپرستوں کے قلع قمع کے ایجنڈا کی تکمیل پر متحد ہو جانا چاہیے۔

قانون توہین رسالت ﷺ میں ترمیم کے لیے کوئی دباؤ یا تجویز برداشت نہیں کریں گے: امیر محترم

پاکستان میں اس قانون کو دنیا کی کوئی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی قانون توہین رسالت کے ناجائز استعمال کو روکنے کی تدابیر ضرور اختیار کی جائیں

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ قانون توہین رسالت ﷺ میں ترمیم کے لیے کوئی دباؤ یا تجویز برداشت نہیں کریں گے۔ پاکستان میں اب اس قانون کو دنیا کی کوئی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی۔ قانون توہین رسالت کے ناجائز استعمال کو روکنے کی تدابیر ضرور اختیار کی جائیں اور ایسے لوگوں کو نشانِ عبرت بنا دیا جائے کہ جو اس قانون کا غلط استعمال کرتے یا کروانے کا سبب بنتے ہیں مگر قانون توہین رسالت میں ترمیم یا اسے ختم کرنے کی کوئی بھی کوشش پاکستان کے عوام کا میاب نہیں ہونے دیں گے۔ اس قانون کے ساتھ مسلمانوں کے جذبات وابستہ ہیں اس لئے اس قانون کی منسوخی برداشت نہیں کی جائے گی اور ایسی کسی بھی حرکت کو توہین رسالت کے مجرموں کو بچانے کی کوشش قرار دیا جائے گا۔ اس امر کا اظہار انہوں نے الفیصل اسلامک سنٹر جوہر ناؤن کی نئی عمارت کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جس طرح ملک میں قتل کے جھوٹے پرچوں اور جھوٹی گواہیوں کی شکایات ملتی رہتی ہیں بالکل اسی طرح ہو سکتا ہے قانون توہین رسالت کے بعض مقدمے حقائق پر مبنی نہ ہوں لیکن محض اس بنیاد پر قانون میں ترمیم کی کوئی گنجائش نہیں نکالی جاسکتی۔ نبی ﷺ کی حرمت اور تقدس پر کوئی آج بھی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ جہاں تک اس قانون کے نفاذ کی شفافیت اور اسکے ناجائز استعمال کا تعلق ہے تو اس پر بحث ہو سکتی ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ پاکستان میں آج تک اس قانون کے تحت کسی بھی غیر مسلم کو پھانسی نہیں دی گئی۔ اب تک 11 کیمرز میں سزا سنائی گئی جبکہ عمل ایک پر بھی نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ توہین رسالت کے جھوٹے الزامات عائد کرتے ہیں، انہیں بھی موت کی سزا دینی چاہیے تاہم قانون کے غلط استعمال کی وجہ سے قانون بدلا نہیں جاتا، بلکہ اس کو موثر رکھتے ہوئے غلط استعمال کو روکنے کے اقدامات کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کا موجودہ قانون، دینی، مسلمانوں کے عام تاثر، آئمہ مذاہب کے فقہی مسالک اور حالاتِ حاضرہ کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ توہین رسالت کی علی الاطلاق ”قتل“ کی سزا قرآن و حدیث سے بھی ثابت ہے، یہ کسی مسلک کے خلاف بھی نہیں اور جرم کے مکمل سدباب کے لیے، سیاسی اور عقلی اعتبار سے بھی، اس کی سزا ”موت“ سے کم ہرگز نہیں ہو سکتی۔ تقریب سے ڈاکٹر حماد لکھوی، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، مولانا نعمان مختار لکھوی سمیت دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔

بیت
مولانا
حفیظ
ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
ماہنامہ دینی میں سے فتاویٰ اسلامیہ کی شہادت
Mob: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

احکام و مسائل

ستر و حجاب

سوال ایک عورت اپنے محرم کے سامنے کس قدر اپنے جسم کا قابل ستر حصہ کھول سکتی ہے؟ مثلاً وضو کرتے وقت کون کون سے اعضاء اپنے محرم کے سامنے دھو سکتی ہے؟ کیا اپنے بالغ بیٹے کو وضو کی عملی تعلیم دینے کے لیے اس کے سامنے اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت اور ہاتھ کہنیوں سمیت دھو سکتی ہے؟ نیز اپنے سر کا مسح بھی کر سکتی ہے؟

جواب اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ستر اور حجاب کی تعریف جانتا ضروری ہے تاکہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ آجائے۔

○ ستر: ان اعضاء کو ڈھانپ رکھنے کا نام ہے جن کا ڈھانپنا ہر حال میں ضروری ہے خواہ کوئی دیکھ رہا ہو یا نہ دیکھ رہا ہو۔ مرد کا مقام ستر ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے اور عورت کا مقام ستر اس کا سارا جسم ہے البتہ ہاتھ قدم اور چہرہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ مرد اپنے مقامات ستر اپنی بیوی کے علاوہ کسی کے سامنے نہیں کھول سکتا اور نہ ہی عورت اپنے مقامات ستر اپنے خاوند کے علاوہ کسی دوسرے کے سامنے کھول سکتی ہے۔

○ حجاب: ستر سے زائد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اجنبی حضرات کے سامنے خود کو اور اپنی زینت کو چھپانا ہے سورہ نور اور سورہ احزاب میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ احکام ستر میں صرف اس قدر گنجائش ہے کہ عورت اپنے محرم رشتہ داروں کے سامنے کسی ضرورت کے پیش نظر جسم کا صرف اتنا حصہ کھول سکتی ہے جسے گھر میں کام کاج کرتے وقت کھولنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

اس وضاحت کے بعد ہم مذکورہ سوال کو دیکھتے ہیں کہ عورت نے گھر میں وضو کرنا ہے تو گھر میں موجود محرم رشتہ داروں کے سامنے اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھونے میں کوئی حرج نہیں۔ نیز ان کے سامنے اپنے سر کا مسح بھی کر سکتی ہے اس دوران اگر اس کے بال نظر آتے ہیں تو چنداں حرج نہیں۔ اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے: ”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کا رضائی بھانجا اور رضائی بھائی حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے آپ سے غسل کے متعلق دریافت کیا کہ کیسے کیا جائے اور اس کے لیے کتنا پانی استعمال کیا جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تقریباً ایک صاع پانی لیا اور غسل کر کے انہیں عملی تعلیم دی۔ ان کے رضائی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا اور آپ نے اپنے سر پر پانی بہایا۔“ (بخاری المغسل: ۲۵۱)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے قاضی عیاض کے حوالے سے لکھا ہے: ”ان دونوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر کو دھونے کا مشاہدہ کیا یہ جسم کے اوپر والا حصہ تھا جسے محرم کے لیے دیکھنا جائز ہے۔“ (فتح الباری: ج ۱ ص ۴۷۴)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ایک عورت اپنے محرم کے سامنے کان پاؤں اور چہرہ کھول سکتی ہے اور اپنے بالغ بیٹوں کو وضو کی عملی تعلیم دینے کے لیے ان کے سامنے اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت پاؤں ٹخنوں سمیت دھو سکتی ہے۔ نیز اپنے سر کا مکمل مسح بھی کر سکتی ہے اگر اس وقت عورت کے بال نظر آتے ہیں تو شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ واللہ اعلم!

ایک مسئلہ وراثت

سوال میرے خاوند کی دو شادیاں تھیں پہلی بیوی کے لطف سے تین بیٹے ایک بیٹی اور میرے لطف سے دو بیٹے ہیں۔ وہ پچھلے دنوں فوت ہو چکے ہیں میرا مطالبہ ہے کہ مرحوم کی جائیداد برابر دو حصوں میں تقسیم ہو ایک حصہ مجھے اور دوسرا حصہ بڑی بیوی کو دیا جائے۔ کیا میرا مطالبہ درست ہے؟

جواب مرنے کے بعد انسان جو جائیداد چھوڑ جاتا ہے اسے شرعی وراثہ میں تقسیم کیا جاتا ہے ہر وارث کو کتنا حصہ ملتا ہے اور کب ملتا ہے اس کی تفصیل خود اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے جو سورہ النساء کی آیت نمبر ۱۱ تا ۱۴ اور آیت نمبر ۱۷۶ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ قرآن کریم کی بیان کردہ تفصیل کے مطابق ایک یا ایک سے زیادہ بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے بشرطیکہ مرنے والے کی اولاد ہو۔ اگر اس کی اولاد نہیں تو بیویوں کو کل جائیداد کا چوتھا حصہ دیا جاتا ہے۔ بیویوں کو حصہ دینے کے بعد باقی ماندہ ترکہ اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جاتا ہے کہ لڑکے کو بیٹی کے مقابلہ میں دو گنا حصہ ملے گا۔

صورت مسئلہ میں مرحوم کی دونوں بیویوں سے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے اس لیے دونوں کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تمہاری اولاد دے تو بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے۔“ (النساء: ۱۲)

دونوں بیویاں اسی آٹھویں حصے کو آپس میں برابر تقسیم کریں گی۔ ان کا حصہ نکالنے کے بعد جو سات حصے بچتے ہیں انہیں اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ایک بیٹے کو دو حصے اور ایک بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں بیویوں کو آٹھواں حصہ دینے کے بعد باقی سات حصوں کے مزید گیارہ حصے کیے جائیں۔ ان میں سے دو حصے فی بیٹا

اور ایک ایک حصہ لڑکی کو دیا جائے۔ سہولت کے پیش نظر کل جائیداد کے ۱۷۶ حصے کیے جائیں ان میں سے آٹھواں حصہ (پانچس) دونوں بیویوں کا ہے جو آپس میں گیارہ گیارہ حصے لیں گی اور باقی ۱۵۴ حصوں میں سے اٹھائیس ہر بیٹے کو اور چودہ حصے بیٹی کو دیئے جائیں۔ نقشہ حسب ذیل ہے:..... میت / ۱۷۶

دو بیویاں	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	مجموعی تعداد
11 + 11	28	28	28	28	28	28	176
							14

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مسئلہ کا یہ مطالبہ مرحوم کی جائیداد دو حصوں میں تقسیم کر کے برابر دو بیویوں کو دیا جائے یہ درست نہیں کیونکہ شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ واللہ اعلم!

نکاح میار کی شرعی حیثیت

سوال عربوں کے ہاں نکاح میار کا بہت چرچا ہے آدمی جب سفر میں ہو یا حصول تعلیم کے لیے غیر ملک گیا ہو تو وہاں نکاح کر لیا جاتا ہے۔ اس نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اس کی صورت کیا بنتی ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب اہل علم نکاح میار کے متعلق دو طرح سے گفتگو کرتے ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- ① اس کا اشتقاق میر سے ہے انسان اپنی سہولت کے پیش نظر نکاح کے ارکان و شرائط کو بجالاتے ہوئے اسے عمل میں لاتا ہے۔
 - ② اس کا اشتقاق میر سے ہے جس کا معنی سفر ہے انسان جب تجارت یا حصول علم کے لیے سفر کرتا ہے تو ارکان و شرائط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نکاح کرتا ہے۔
- ہمارے رجحان کے مطابق اس کا اشتقاق میر نہیں جس کا معنی سہولت اور آسانی ہے بلکہ لفظ میار کا آخذ میر ہے جس کا معنی سفر آتا ہے۔ انسان جب کسی سفر پر روانہ ہوتا ہے خواہ وہ حصول تعلیم کے لیے ہو یا بغرض تجارت اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر بظاہر نکاح کے ارکان و شرائط کا خیال رکھتے ہوئے کسی عورت سے عقد کر لیتا ہے اور وہ عورت اپنی رضا مندی سے اپنے کچھ حقوق کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ مثلاً نان و نفقہ کے حقوق اس طرح خاندان کو اس کے اخراجات بھی برداشت نہیں کرنا پڑتے۔ نیز وہ مستقل طور پر شب باشی سے بھی آزاد ہو جاتا ہے بس وہ وقتاً فوقتاً اس کے پاس آتا رہتا ہے۔ پھر جب سفر کی غرض پوری ہو جاتی ہے تو مستقل طور پر ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر لی جاتی ہے۔ نکاح میار کو سفری نکاح بھی کہا جاتا ہے جس طرح سفری حالت دائمی نہیں اسی طرح یہ نکاح بھی دائمی نہیں ہوتا۔ اس نکاح کی یہی حقیقت ہے جو ہم نے بیان کی ہے۔ اب اس کا جائزہ لیتے ہیں کہ شریعت کی نظر میں ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جب ہم شرعی طور پر عقد نکاح کے اغراض و مقاصد کو دیکھتے ہیں تو حسب ذیل حقائق سامنے آتے ہیں:

- ① اللہ تعالیٰ نے اس نکاح کو میاں بیوی کے لیے باعث سکون و آرام بنایا ہے۔ (الرؤم: ۲۱)
- ② مرد کی قوامیت کو بصورت اطاعت و اتفاق نکاح کے ذریعے برقرار رکھا ہے۔ (النساء: ۳۱)
- ③ اسے افزائش نسل اور وجود اولاد کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ (النساء: ۳۲۷)
- ④ اس سے عزت و ناموس کی حفاظت ہوتی ہے اور نگاہ نیچے رکھنے میں معاون ہے۔ (بخاری: الزکاء: ۵۰۶۶)

نکاح میں صرف یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اس کے ارکان مثلاً ایجاب و قبول اور گواہ موجود ہیں نیز فریقین راضی ہیں بلکہ اس کے اغراض و مقاصد کو بھی دیکھا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرہ میں خرید و فروخت کی کچھ ایسی صورتیں پائی جاتی ہیں جن میں خرید و فروخت کی شرائط پائی جاتی ہیں لیکن شریعت نے انہیں جائز قرار نہیں دیا جیسا کہ بیچ عینہ میں ہوتا ہے۔ یعنی ایک آدمی اپنا موبائل دس ہزار روپے نقد سے فروخت کرتا ہے پھر وہی چھ ماہ کے وعدہ پر ادھار بارہ ہزار روپے میں خرید لیتا ہے اس خرید و فروخت میں تمام شرائط پائی جاتی ہیں لیکن شریعت نے اسے جائز قرار نہیں دیا کیونکہ اس طرح سود کو لینے دینے کے لیے جواز ملتا ہے۔ کیونکہ آدمی کو دس ہزار کی ضرورت تھی اور چھ ماہ بعد دو ہزار سود ملا کر بارہ ہزار ادا کرنے ہیں۔ موبائل کو درمیان میں بطور چیلہ لایا گیا ہے۔ اس طرح مذکورہ نکاح کا حال ہے اس کا نام ہی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ یہ عقد مستقل بنیادوں پر گھر آباد کرنے کے لیے نہیں کیا گیا بلکہ عارضی طور پر محض شہوت کو پورا کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ اس نکاح میں مرد پر کوئی اضافی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ اگر نکاح میار جائز ہے تو پھر جہر میرج تو بالادلی جائز ہونا چاہیے جو محض کسی ملک کی شہریت حاصل کرنے کے لیے محض کاغذی طور پر کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں سیدہ سوہہ رحمہا کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے کہ انہوں نے بھی اپنے کچھ حقوق سے دستبرداری کر لی تھی۔ حالانکہ وہ دستبرداری عقد نکاح میں نہیں بلکہ نکاح کے بعد صرف رسول اللہ ﷺ کی اخروی رفاقت اختیار کرنے کے لیے انہوں نے ایسا کیا تھا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ”جب سیدہ سوہہ رحمہا عمر رسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے اپنا دن سیدہ عائشہ رحمہا کو بہہ کر دیا۔“ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

اس دستبرداری کے باوجود رسول اللہ ﷺ دن کے وقت ان کے پاس آتے جاتے تھے اور ان کی ضروریات کا پورا پورا خیال رکھتے تھے جبکہ نکاح میار میں کچھ بھی نہیں ہوتا صرف کبھی کبھار اپنا مقصد پورا کرنا ہوتا ہے۔ بہر حال ہمارے نزدیک نکاح میار نکاح حلال ہی ایک جدید شکل ہے۔ واللہ اعلم!



انفال کی تباہ کاریاں

امام سید المرسلین
فضلہ اللہ علیہ
ڈاکٹر عبدالرحمن السید

منہج: جناب محمد عاطف الیاس تاریخ: جناب حافظ یوسف سراج 11 جمادی الاولیٰ 1438ھ / 10 فروری 2017ء

حمد وثنا کے بعد:

اے اللہ کے بندو! اللہ سے یوں ڈریے جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے کیونکہ بہترین نصیحت اللہ رب العالمین ہی کی نصیحت ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ﴾ (النساء: 131)

”تم سے پہلے جن کو ہم نے کتاب دی تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔“

اللہ کے سامنے عاجزی اور پرہیز گاری سے پیش آئیے۔ برائی کی طرف نہ دیکھیے کہ تقویٰ اور پرہیز گاری ہی آخرت کا سرمایہ ہیں۔ تقویٰ ہی آپ کے حق میں

بہترین ہے۔ جہاں ہدایت ہو، وہیں رک جائیے اور جہاں پرہیز گاری اور دنیا سے بے زاری ہو، بس آپ بھی دانے ہیں۔ راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ ان کا فہم، گدلا اور کالے منہ والا ٹیڑھا فہم ہے۔ ان کی بیہودہ حرکتوں کا زہر زمین کو پینا پڑ رہا ہے اور ان کی وجہ سے ہدایت کا راستہ رکاوٹوں سے بھرا ہوا اور ناہموار ہے۔

اے مسلمانو! مشکلات، چیلنجز،

ٹوٹ پھوٹ اور تفرقہ بازی کے طوفان کے مقابلے میں معاشرے کا اتحاد و اتفاق اور استحکام، اس کے افراد کا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور ربط و دانشمند اور امید پسند لوگوں کا سب سے بڑا ہدف ہوتا ہے۔ جو شخص تاریخی واقعات اور حقیقت جاننے اور ان کے اثرات سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، اسے دانشمندوں کی باتوں اور مثالوں میں ایک عظیم حقیقت مکمل طور پر نظر آ جاتی ہے۔ وہ حقیقت یہ ہے کہ ہر امت میں ایسے لوگ ضرور ہوتے ہیں کہ جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں اور معاشرے میں زہر لیے سانپ کی طرح پھرتے ہیں۔ یہ لوگ ظاہر تو اطاعت گزار ہی کرتے ہیں پر دلوں میں کچھ اور ہی لیے پھرتے ہیں۔ فتنے کے منظر بڑی بے تابی سے فتنوں کے اثرات دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ دل کے بیمار ہوتے ہیں۔ لوگوں کی عزتیں ان کی زبانوں کے تیروں کا نشانہ

ہوتی ہیں۔ یہ لوگ معاشرے کے امن و امان کو برباد کرنے والی مشکلات اور ہلاک کر دینے والے کالے سیاہ فتنوں سے بدل ڈالتے ہیں۔ یہ لوگ گمراہ ہوتے ہیں۔ سنسنی خیز، دہشت ناک افواہیں پھیلاتے ہیں۔ ضرورت کے وقت مدد سے ہاتھ کھینچ لینے والے اور راستے سے بھٹکے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔

اے مومنو! ہر زمانے کے لوگوں نے افواہیں پھیلانے والوں سے نقصان اٹھایا ہے۔ ان کی زبان درازی سے نہ کوئی نبی بچا اور نہ رسول، نہ کوئی داعی، نہ عالم اور نہ کوئی مصلح۔ کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوتا کہ جس میں یہ لوگ سب سے پہلے اپنے گمان کے گھوڑے نہ دوڑائیں اور اپنے مقاصد کے لیے ان واقعات کو استعمال نہ کریں۔ ان لوگوں نے

افواہیں پھیلانے والے لوگ گمراہ ہیں، یہ سنسنی خیز افواہیں پھیلاتے ہیں، یہ اوجھے اور کمرٹ میں، فتنے برپا کرنے والے ہیں۔ راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ ان کا فہم، گدلا اور کالے منہ والا ٹیڑھا فہم ہے۔ ان کی بیہودہ پینا پڑ رہا ہے اور ان کی وجہ سے ہدایت کا راستہ رکاوٹوں سے بھرا ہوا اور ناہموار ہے۔

امت کو ایسی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا ہے اور ایسے انداز میں رسوا کر رکھا ہے کہ کینہ رکھنے والا دشمن اور گھات لگا کر بیٹھا حاسد بھی مسکرا اٹھا ہے۔ ان کے بارے اللہ رب العالمین نے اپنی واضح کتاب میں فرمایا ہے:

﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا﴾ (الاحزاب)

”اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں خرابی ہے، اور وہ جو مدینہ میں بیجان انگیز افواہیں پھیلانے والے ہیں، اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے تمہیں اٹھا کھڑا کریں گے، پھر وہ اس شہر میں مشکل ہی سے تمہارے ساتھ رہ سکیں گے۔“

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: افواہیں

پھیلانے والوں سے مراد بے تابی سے فتنوں کے منتظر رہنے والے لوگ ہیں۔

سیدنا قتادہ فرماتے ہیں: افواہیں پھیلانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو قتل اور شکست کی جھوٹی خبریں پھیلا کر مسلمانوں کو اذیت دیتے ہیں۔

دیگر اہل علم نے فرمایا ہے: اس آیت میں آنے والی تینوں صفتیں ایک ہی گروہ کی ہیں، تاہم اللہ تعالیٰ نے منافقین کی یہ دو عادتیں اس لیے بیان فرمائی ہیں کہ مسلمانوں کے لیے ان کا نقصان دیگر عادتوں سے زیادہ ہے۔

افواہیں پھیلانے والے لوگ گمراہ ہیں، یہ سنسنی خیز افواہیں پھیلاتے ہیں، یہ اوجھے اور کمرٹ میں، فتنے برپا کرنے والے ہیں۔ راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

ان کا فہم، گدلا اور کالے منہ والا ٹیڑھا فہم ہے۔ ان کی بیہودہ حرکتوں کا زہر زمین کو پینا پڑ رہا ہے اور ان کی وجہ سے ہدایت کا راستہ رکاوٹوں سے بھرا ہوا اور ناہموار ہے۔

غزوہ احد میں بھی افواہیں پھیلانے والوں نے افواہیں پھیلائیں کہ رسول اللہ ﷺ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ پھر یہ افواہیں بھی پھیلائیں کہ مسلمان جنگ حبوک سے کبھی نہ لوٹیں گے اور رومی انہیں اپنے قیدی بنا لیں گے۔ جب قبلہ تبدیل کیا گیا تو افواہیں پھیلانے والوں نے کہا: ان مسلمانوں کی نیکیوں کا کیا بنے گا کہ جو پہلے فوت ہو چکے ہیں؟ ان کے ایمان اور ان کی نماز کا کیا فائدہ ہوگا؟ یہ لوگ جب اسلامی لشکروں کے بارے میں بات کرتے تو کہتے: انہیں شکست ہوگئی، بہت سے لوگ مارے گئے یا ایسی باتیں کرتے کہ جن سے لوگوں کے دلوں میں شک، خوف اور گھبراہٹ پیدا ہو سکے۔ کچھ لوگوں نے صحابہ کرام کا بھی حوصلہ پست کرنے اور انہیں مایوس کرنے کی مذموم کوشش کی۔ صحابہ سے کہنے لگے:

﴿فَاتَّقُوا النَّاسَ وَلْيُغْنِ عَنْكُمْ اللَّهُ وَفَضْلُ اللَّهِ

يَسْتَسْهَمُهُمْ سُوءًا، وَالْبَعُوْرُ رِضْوَانُ اللَّهِ، وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝ إِنَّمَا ذِكْرُكُمْ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ ۚ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُوا اللَّهَ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ (ال عمران)

”اور وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہوئی ہیں، اُن سے ڈرو، تو یہ سن کر ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور اُنہوں نے جواب دیا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے، (ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے، ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے) آخر کار وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ آئے، ان کو کسی قسم کا ضرر بھی نہ پہنچا اور اللہ کی رضا پر چلنے کا شرف بھی انہیں حاصل ہو گیا، اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔“

بعض دوسروں نے کہا:

﴿وَقَالُوا لَا تَنْتَفِعُوا بِالْحَيٰوةِ﴾ (سورہ

”اس سخت گرمی میں نہ ٹھکو۔“

وہ لوگ بھی ان ہی میں سے تھے

کہ جنہوں نے ام المؤمنین سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جھوٹ باندھا، بہتان طرازی اور بد زبانی کی، حالانکہ وہ پاک دامن، با وقار اور با عصمت خاتون تھیں کہ جن کی پاک دامنی کے خلاف سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا اور جو کسی کی نفیبت تک سے اپنی زبان پاک رکھتی تھیں۔

اے مسلمانو! دیکھیے! آج تاریخ پھر سے دہرائی جا رہی ہے۔ آج کی رات کل کی رات سے کتنی ملتی جلتی ہے جس طرح اس امت کا بہترین زمانہ انو اہیں پھیلانے والوں کے شر سے نہ بچ سکا، اسی طرح آج بھی بہت سے لوگ اپنے آبا و اجداد کے نقش قدم پر چلنے کی مذموم روش پر عمل پیرا ہیں۔ ان کے دل کینہ، بغض، غدا ری اور مکاری سے بھرے ہیں۔ ان کے عقیدے بگڑ چکے ہیں۔ ان کی نیتیں خراب ہیں۔ شیطان نے ان کے کانوں میں ڈالا تو انہوں نے اس کی دعوت پر لبیک کہا۔ شیطان نے حکمران کی ناراضی ان کے لیے خوش نمائی تو انہوں نے اس کے کہ پر عمل کرنے میں دیر نہ کی۔ جب کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو یہ انو اہوں کی آگ بھڑکانے والے

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی سائش کی طرف دوڑتے ہیں۔ انو اہیں پھیلانے میں اس سوشل میڈیا کا کردار بہت بڑا ہے اور یہ فتنوں کی آگ بڑی تیزی سے پھیلا دیتا ہے۔ کتنے ہی واقعات ایسے ہیں کہ اگر یہ لوگ اپنی مذموم مبالغہ آرائی سے چیزوں کی ہولناکی بیان کرنے کے لیے سوشل میڈیا کا بدترین استعمال نہ کرتے، تو وہ واقعات جہاں ہوتے، وہیں دفن ہو جاتے۔ یہ لوگ گھٹیا اور بیہودہ مضامین شائع کرتے ہیں جن کے ذریعے وہ عوام کو نامعلوم نتیجے، ہلاکت اور فساد کی طرف دھکیلتے ہیں۔ یہ برائی کی آگ بھڑکانے، فتنے پھا کرنے اور لوگوں میں تفرق پیدا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ یہ جھوٹی انو اہیں پھیلاتے ہیں اور برے مقاصد والی خبروں کو پرکھے اور سوچے بغیر، بالکل اپنے آبا و اجداد کی روش کی طرح پھیلاتے ہیں۔ فرمان الہی ہے:

انو اہیں پھیلانے والے جہالت کے گندے جوہر میں رہتے ہیں۔ مشکوک اور ہولناک عبارتیں انہیں بڑی پسند آتی ہیں۔ بات کا ہنگو، ذرے کا پہاڑ، جھوٹی کا ہاتھی اور کسندرات کو آباد شہر بناتے ہیں! واقعات کو پڑھنے میں غلطی کرتے ہیں۔

”یہ لوگ جہاں کوئی اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں اُسے لے کر پھیلا دیتے ہیں، حالانکہ اگر یہ اُسے رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچائیں تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجائے جو ان کے درمیان اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکیں“ (نساء)

جب کسی کی غلطی ان کے ہاتھ لگتی ہے تو یہ خوشی سے سمانہیں پاتے اور جب کسی کی بھلائی معلوم ہوتی ہے تو چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں۔

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے عبرت اخذ نہیں کی کہ:

﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾

”کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ

کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگراں موجود

ہوتا ہے۔“ (ق)

انہوں نے کتنے ہی معصوموں پر حملہ کیا، کتنے جگری یاروں کے درمیان فتنے کی آگ بھڑکائی، کتنے ناموروں،

علماء اور عظیم لوگوں پر حملے کیے۔ انو اہوں نے کتنے ہی رشتے توڑے! یہ کتنے جرائم کی وجہ بنیں! اس نے کتنے تعلق بگاڑے! کتنی تہذیبوں کو تباہ کیا! کتنے گھروں اور گھرانوں کو اجاڑا! کتنے شہروں اور محاشروں کو برباد کیا! کتنی مصیبتوں کو فروغ دیا! کتنی چھوٹی چیزوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا!

اگر آپ کو ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے کہ جن کا خیر میں کوئی ہاتھ نہیں اور جن کے ساتھ رہنا ناگزیر ہو تو پھر بس اللہ سے دعا کیجیے کہ: اے پروردگار! نرمی فرما! زمانے نے ہر طرف سے ہم پر حملہ کر دیا ہے اور ہم بہت سی مصیبتوں کا شکار ہو چکے ہیں۔

انو اہیں پھیلانے والے جہالت کے گندے جوہر میں رہتے ہیں۔ مشکوک اور ہولناک عبارتیں انہیں بڑی پسند آتی ہیں۔ بات کا ہنگو، ذرے کا پہاڑ، جھوٹی کا ہاتھی اور کسندرات کو آباد شہر بناتے ہیں! واقعات کو پڑھنے میں غلطی کرتے ہیں۔

انو اہیں پھیلانے والے جہالت کے گندے جوہر میں رہتے ہیں۔ مشکوک اور ہولناک عبارتیں انہیں بڑی پسند آتی ہیں۔ بات کا ہنگو، ذرے کا پہاڑ، جھوٹی کا ہاتھی اور کسندرات کو آباد شہر بناتے ہیں! واقعات کو پڑھنے میں غلطی کرتے ہیں۔

انو اہیں پھیلانے والے جہالت کے گندے جوہر میں رہتے ہیں۔ مشکوک اور ہولناک عبارتیں انہیں بڑی پسند آتی ہیں۔ بات کا ہنگو، ذرے کا پہاڑ، جھوٹی کا ہاتھی اور کسندرات کو آباد شہر بناتے ہیں! واقعات کو پڑھنے میں غلطی کرتے ہیں۔

حرام ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے لوگوں کو اذیت پہنچتی ہے اور قرآنی آیات میں انو اہیں پھیلا کر لوگوں کو اذیت دینے سے منع کیا گیا ہے۔

اگر تم یہ بھلائی سکھا رہے ہو تو پھر تمہاری یہ بھلائی بھی کیا خوب بھلائی ہے! اور اگر تم جان بوجھ کر جہالت پر قائم ہو تو اس کے بڑی برائی اور کیا ہو سکتی ہے؟

اے امت اسلام! فرمان الہی ہے:

”تمہارے گروہ کا حال یہ ہے کہ ابھی اُس میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو اُن کی باتیں کان لگا کر سنتے ہیں (تمہارے گروہ کا حال یہ ہے کہ ابھی اُس میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو اُن کی باتیں کان لگا کر سنتے ہیں) (تمہارے گروہ کا حال یہ ہے کہ ابھی اُس میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو اُن کی باتیں کان لگا کر سنتے ہیں) (توبہ)

جی! انو اہیں پھیلانے والوں کو اگر ہماری صفوں میں مددگار اور معاون نہ ملیں، مسلمانوں کی صفوں میں

ان کی باتیں پھیلانے والے اور ان کے افکار رائج کرنے والے بے وقوف نہ ہوں، تو وہ پتہ بھی نہیں ہلا سکتے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے جھوٹے ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنی بات لوگوں کو بتانے لگے۔“

امام ابو داؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ ایسے ایسے کہتے ہیں“ کہہ کر اپنا مطلب نکالنا آدمی کی بدترین خصلت ہے۔“ صحیح بخاری اور صحیح مسلم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدگمانی سے بچو! بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔“

اب تو ثابت ہو چکا ہے اور اس بات میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ اب یہ کوئی راز کی بات بھی نہیں رہی، بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ افواہیں دشمن کے جاسوسوں اور خفیہ اداروں کی پیداوار اور شیطانی جتھوار ہیں کہ جن کے پیچھے مشکوک ایجنڈے والے اور اسلام دشمن قوتوں کو فائدہ پہنچانے والی فکر کارفرما ہے۔ یہ لوگ مختلف و متشکک تنظیموں، فرقوں اور جتھوں کے ناموں کے پیچھے چھپے ہیں۔ وہ تنظیمیں کہ جو نام نہاد خلافت کا نام لیتی ہیں یا جو مشکوک جہاد کی بات کرتی ہیں۔ ان کا مقصد ملکوں کو توڑنا اور دین کے معاملے میں شک پیدا کرنا ہے۔ یہ تنظیمیں مسلمانوں کے اصولوں، طے شدہ معاملات اور بنیادوں پر حملہ کرتی ہیں۔ ہماری شناخت، فکر اور عظیم تہذیب مسح کرتی ہیں۔ یہ امن و امان کو ختم کر دیتی ہیں اور بے مثال معاشرتی استحکام کو بکھیر دیتی ہیں۔

نہیں! نہیں! ہم کسی رسوا کرنے والے پر کان نہیں دھریں گے، ہم کبھی گمراہی کے تاریک راستے پر نہ چلیں گے۔ ہمارا طریقہ نبی اکرم ﷺ کا اور ان کے صحابہ کرام کا طریقہ ہے۔ ہم تاریک راستے سے نجات چاہتے ہیں۔

اے امت ایمان! درجنوں ذرائع ابلاغ، ٹی وی چینلز اور شوشل میڈیا نیٹ ورکس جھوٹی خبریں، برے مقاصد والی افواہیں اور زہر بھرے اشتہارات میں بہت بڑا کر دار ادا کرتی ہیں۔ یہ نفسیاتی و متشکک اور ہمتیں پست کرنے کے مراکز ہیں جو امت کے عقیدے، اقدار

اور اصول کے بارے میں مضموم اور ہولناک مقاصد رکھتی ہیں۔ یہ غیر محسوس بارودی سرنگیں ہیں، ٹائم بم ہیں، زہر بھرے خنجر ہیں، برستی گولیاں ہیں اور انسانی نفسیات تباہ کرنے والا اسلحہ ہیں۔ ان کا مقصد ہمتیں پست کرنا اور امت کے نوجوانوں میں مایوسی اور ناامیدی پھیلانا ہے۔ علماء اور مصلحین امت کا فرض ہے کہ وہ ان منحرف فرقوں کی گمراہی اور ان کے اعمال کی بدتری بیان کریں۔ تاریخ میں اہل علم کا یہی رویہ رہا ہے۔

اس بری روش کو روکنے کی ذمہ داری سب پر ہے کہ جو امت کے امن و امان، ملکوں اور معاشروں کے استحکام پر مہلک اثرات ڈالتی ہے۔ ہر شخص اپنے اپنے میدان میں کام کرے۔

امام ابن بطہ نے بعض فرقوں کی گمراہی بیان کرنے کی وجہ بیان کی، فرمایا: میں نے ان فرقوں کی یہ باتیں اس لیے نقل کی ہیں تاکہ لوگ جان لیں کہ ان بدترین فرقوں میں کتنی گمراہی، کتنا شرک اور کس قدر برائی ہے۔ تاکہ کم علم لوگ ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے، ان سے دوستی کرنے سے، ان کے ساتھ تعلق رکھنے سے۔ اور ان کے جھانسنے میں آنے سے بچ سکیں۔

ان افواہوں کا سب سے پہلا ہدف امت کے نوجوان ہیں۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اس سارے کو اچھی طرح سمجھیں اور اپنی سوچ کو عقیدے، فکر اور رویے پر اثر انداز ہونے والی چیزوں سے بچائیں۔ افواہوں کے لیے زرخیز مٹی ثابت نہ ہوں اور انہیں پھیلانے کا ذریعہ نہ بنیں۔ وہ تحقیق اور سمجھ داری کا بھرپور ثبوت دیں، چیزوں کی غلط تشریح اور ہولناک افکار سے دور رہیں، واقعات پر بات کرتے وقت سمجھ بوجھ سے کام لیں، کتاب و سنت پر سلف کے فہم کے مطابق قائم رہیں۔ انہیں چاہیے کہ ہر جھوٹی اور بڑی چیز میں صحیح اہل علم کی طرف رجوع کریں۔

اے ذرائع ابلاغ اور شوشل میڈیا کو چلانے والو! اپنے اور اپنی امت کے معاملے میں اللہ سے ڈرو! سنسنی خیز افواہیں پھیلانے والوں، ہمتیں پست کرنے والوں کے ترجمان نہ بنو! فتنوں کو آغاز ہی میں دفن کرنے کی کوشش کرو۔ پھر ان کی جڑیں اکھاڑنے اور ان کے چشمے خشک کرنے کی کوشش کرو۔ خاص طور پر مشکل اوقات میں چیزوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے سے بچو اور لوگوں

کے جذبات ابھارنے کی کوشش نہ کرو۔ تبصروں اور تجویزوں میں بھی زیادتی نہ کرو۔ مہذب گفتگو کے لیے علمی طریقہ اور سلیقہ وضع کرو۔ انسانی روا داری، پھلے اخلاق اور فضیلت کو فروغ دو۔

اے امت اسلام! ان تیز آوازوں کو سنتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ متحد ہو کر ان لوگوں کا سامنا کریں کہ جو ہماری صفیں بکھیرنا چاہتے ہیں، تفرقہ اور بد نظمی پھیلانا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے ارد گرد دیکھ رہے ہیں کہ حالات کس قدر بگڑ چکے ہیں، فتنوں کی موجیں پھیل رہی ہیں اور مختلف ممالک میں ہمارے بھائی کئی طرح کی جنگوں، قتل و غارت اور بے گھری کا شکار ہیں۔ شام اور فلسطین کے بھائیوں کا حال بھی ہم سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ اسی طرح ہمارے عراقی، یمنی، بری اور اراکانی بھائیوں کا حال بھی سب ہی کو معلوم ہے۔ اللہ کی مدد کے بغیر ہم میں کچھ کرنے کی طاقت ہے اور نہ مشکلات سے بچنے کا کوئی ذریعہ۔

فرمان الہی ہے:

”اور وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہوئی ہیں، اُن سے ڈرو، تو یہ سن کر ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور اُنہوں نے جواب دیا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے، آخر کار وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ آئے، ان کو کسی قسم کا ضرر بھی نہ پہنچا اور اللہ کی رضا پر چلنے کا شرف بھی انہیں حاصل ہو گیا، اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے“ (آل عمران)

حمد وثناء کے بعد:

اے مسلمانو! افواہوں کے روک تھام میں سخت فیصلوں کی کاٹ وارتکار سے بڑھ کر کوئی چیز کام نہیں کر سکتی۔ اب لازم ہو چکا ہے کہ تمام لوگ دین، دینی اقدار، ملک اور ملک کے وسائل کی حفاظت کے لیے یکے کے معاہدے پر اکٹھے ہو جائیں جس میں تمام حقوق و واجبات واضح ہو جائیں تاکہ امت اسلامیہ کی وہ سوچ بالکل ختم ہی نہ ہو جائے جو مثالی دور سے اب تک چلی آ رہی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم مکمل عزم و ہمت اور اتحاد کے ساتھ سنسنی خیز افواہیں پھیلانے والوں کا مقابلہ کریں، ان کی جڑیں کاٹ ڈالیں اور انہیں ختم کر ڈالیں، تاکہ دین اسلام کے طے شدہ

امور بھی خطرے میں نہ آجائیں، اصول اور مسلمہ چیزوں کا مذاق نہ بنے، رہنماؤں اور بھلائی میں نام کمانے والوں پر اعتماد ختم نہ ہو جائے اور تاکہ کارنامے اور کامیابیاں کمانے والوں کے خلاف بغاوت نہ اٹھنے پائے۔

امید سے ہاتھ کبھی نہیں دھونا چاہیے۔ ہمیشہ بھلی توقع رکھنی چاہیے اور خوش خبریاں دینی چاہیں۔ بھلی توقع اور امید رکھنے سے ہمیں بلند ہوتی ہیں، کامیابی کی روح جاگتی ہے اور انسان کے اندر خود اعتمادی آتی ہے۔ یہ فتح کرنے والی قوت اور یہ نورانی طاقت اللہ کی شریعت اور سیرت و رسول ﷺ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”بشارتیں دیا کرو، بشارتیں دیا کرو، بشارتیں دیا کرو اور لوگوں کو دور مت بھاگو، آسانی پیدا کرو اور لوگوں کو مشکل میں نہ ڈالو“ (مسلم)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس امت کو بلندی، عزت، نصرت اور فتح کی بشارت سنا دو۔“ (مسند احمد)

ہمارے پاس مایوسی کے ایک وقفے کے بعد نبی آیا تھا۔ حال یہ تھا کہ زمین میں بتوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ پھر وہ نبی روشن چراغ اور ہدایت دینے والا بن گیا اور اسی نے ہمیں اسلام سکھایا تو ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتے ہیں۔

اے امت حق و ہدایت! سیاہ فتنوں، افواہوں کے طوفان اور ہلاک کر دینے والے فتنوں سے بچنے کا بہترین طریقہ اور مکمل بھلائی کمانے کا نسخہ یہ ہے کہ فتنوں اور انہوں کی طرف بلانے والوں سے بچا جائے، مسلمان جماعت سے جڑا جائے، حکمران کی بات سنی اور مانی جائے، فرقہ واریت، گروہ بندی، جتنے بندی اور تعصب کو چھوڑ دیا جائے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾

”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“ (آل عمران)

اس بابرکت ملک کے امن و امان نے، اس کے دینی اتحاد و اتفاق نے، اس کے عوام کی حب الوطنی نے دشمنوں، حاسدوں اور ان پیچھے چلنے والے سادہ لوح، بے سمجھ اور بے وقوف لوگوں کی نیندیں اڑا دی ہیں۔ اتنی برکتیں دیکھ کر ان کے گلے میں نوالہ پھنس گیا ہے اور انہیں حصرانوں، ناموروں اور علماء کے بارے میں افواہیں

پھیلانے کے سوا اب کوئی تھکنا نہیں ملا۔

اس ملک کے جوانوں کو مقابلہ کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ جدید چیزوں سے آگاہ ہونا چاہیے اور خود پر اعتماد ہونا چاہیے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس ملک کے جوان ایسے ہی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس ملک بلا حرمین کے عقیدے، قیادت، امن و امان، وحدت اور اتحاد و اتفاق کی حفاظت فرمائے! اللہ اس ملک کی اور تمام مسلمان ملکوں کی ہر اس طاقت سے حفاظت فرمائے کہ جو ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے۔ چال بازوں کی چالوں سے ہماری حفاظت فرمائے! زیادتی کرنے والوں کے شر سے بچائے اور افواہیں پھیلانے والوں سے حفاظت فرمائے۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت و غلبہ عطا فرما! اے اللہ! مسلمانوں کو افواہ بازوں اور ان کی افواہوں کے شر سے محفوظ فرما! اے اللہ اس ملک اور تمام اسلامی ممالک کو خوش حال، مطمئن اور پرسکون بنا دے۔



بیت المقدس میں پانچ دن

نشاندہ بنا۔ تیسرا اسی مسجد نبیل کے لیے، یہی ایک اپنی اصلی حالت میں باقی ہے۔ اسی ہال میں منبر سے متصل مجھے تقریر کرنا تھی جو کہ انتہائی مشکل اور جذبات سے پر تھی۔ اس مسجد میں داخل ہو کر یہاں کا منظر دیکھتے ہی مجھ پر عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ یہ منبر ہماری عظمت رفتہ کی نشانی ہے۔ جب مسلمان بطور فاتح کے داخل ہوئے اور اپنی رواداری اور مروت کے انٹ نفوش چھوڑے جس کا مسلم اور غیر مسلم سب کو اعتراف ہے۔ جانے کتنے علما، خطباء اور رہنماؤں نے اس منبر پر کھڑے ہو کر تقریریں کیں اور اس محراب اور میناروں سے اذان اور تلاوت ہوتی رہی اور ہوتی رہے گی مگر:

الفاظ و معانی میں تقاوت نہیں لیکن

ملا کی اذان اور ہے مجاہد کی اذان اور

یہ ہمارا ماضی تھا۔ اب حال یہ ہے کہ اسی مسجد میں اذان دینے کے لیے اسرائیلی فوج کی اجازت درکار ہوتی ہے۔ ان کی منظوری کے بغیر اذان بھی نہیں دی جاسکتی۔ بلکہ گزشتہ دنوں اسرائیلی حکومت نے اذان پر مکمل پابندی

کی قرار داد منظور کر لی ہے۔ اسی ہال میں ابراہیمؑ کے پوتے حضرت یعقوبؑ کی قبر بھی ہے لیکن آپ اس حصہ کی زیارت نہیں کر سکتے۔ یہ منبر ہمارے ماضی کی یاد دلاتا ہے لیکن اس شاندار ماضی کی یادوں میں گم آپ جب عمارت کے باہر قدم رکھتے ہیں تو کلمہ گو حالیہ مسلمان ہاتھ پھیلائے اپنی غربت، تنگدستی اور مجبور یوں کی کہانیاں لیے آپ کی مدد کے منتظر ہوتے ہیں۔ اتفاق سے یہ علاقہ فلسطین کا پس ماندہ ترین علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ ایک طرف شاندار ماضی کے درخشاں نقوش تو دوسری طرف بے بسی اور مجبور یوں سے پر دردناک حال کی کریناک تصویر، یہاں سے نکلتے ہوئے احباب قافلہ نے فراخ دلی سے ان ضرورت مندوں کی مدد کی بلکہ قافلہ کی ایک خاتون نے جو کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں اپنی ساری پونجی لٹا دی۔ جب ہم دوپہر کے کھانے کے لیے بیت الحم کے ایک ریستورنٹ میں جا رہے تھے انہوں نے کہا کہ میں آپ کی مہمان بنوں گی جو کچھ میرے پاس تھا میری غیرت گوارہ نہ کی کہ ان مصیبت زدگان کو دیکھ کر کچھ اپنے لیے باقی رکھوں، بقیہ سفر انہوں نے قرض لے کر مکمل کیا۔

﴿وَيُؤْتُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

خَصَاصَةٌ﴾ (العنبر: ۹)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام جن کی زندگی بے پناہ قربانیوں سے بھری پڑی ہے ان کی فی سبیل اللہ پیش کی جانے والی قربانیاں ایسے قبول ہوئیں اور ایسا صلہ دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارض حرم مکہ مکرمہ میں جگہ جگہ ان کے نقوش کو ثبت فرما دیا۔ اس مقدس سرزمین کو آباد کرنے کا سبب ایک بیٹا بنا تو مسجد اقصیٰ کی تعمیر اور آبادی کا سبب دوسرا فرزند۔ یہاں بھی خانوادہ ابراہیمی کے ترانے اور وہاں بھی اس کنہ کے زمرے، پھر کیوں نہ اس خاندان کو بطور ریفرنس کے یاد کیا جائے۔

اس جگہ تھوڑی دیر کے لیے رک کر غور کیجیے کہ نمرودی قوتوں نے آپ کا نام ختم کرنا چاہا لیکن اللہ نے انہیں کیسے امر بنا دیا کہ گھڑی کا کوئی سینڈ آپ کے ذکر خیر سے خالی نہ جاتا ہوگا۔ حکمران وقت نے جلاوطن کر دیا، سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے نہ جانے کتنے یقین سے کہا تھا ﴿إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِي﴾ یہ کلمتیں اس رب کی خاطر ہیں وہ میرے لیے سبیل نکالے گا۔ اور ایسی سبیلیں نکالی گئیں کہ قیامت تک وہ آباد رہیں گی۔ (جاری ہے)



ہفتہ کی صبح نماز فجر کے بعد کچھ مقامی احباب حاضر ہوئے اور بتایا کہ یہاں قائم مدرسہ سلفیہ کے تعلیمی سال کا آج پہلا دن ہے۔ ہمیں خوشی ہوگی آغاز سال کی اگر اس مناسبت پر آپ بھی شریک رہیں۔ پھر انہوں نے ضروری تفصیلات بتائیں کہ مدرسہ جس علاقہ میں واقع ہے وہاں عموماً سیاحت یا عبادت کے لیے آنے والے نہیں جاتے۔ ایک اہم چیک پوسٹ سے گزر کر وہاں جانا پڑتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ میری بھی خواہش تھی کہ یہاں قائم مدرسہ سلفیہ کی زیارت کروں۔ سیاحتی علاقوں کا تذکرہ تو بہت سے سیاح اور زائرین کرتے ہیں لیکن اندرونی علاقوں کا ذکر کم لوگ کرتے ہیں اور وہاں گئے بغیر صحیح صورتحال کا اندازہ نہیں ہو سکتا،

قریب تھی۔ یہ وہی دیوار ہے جسے ٹی وی میں کئی بار دیکھ چکے تھے۔ جو بین الاقوامی قوانین اور فیصلوں کے خلاف تعمیر کی جا رہی تھی۔ اس دیوار کے ذریعہ آبادیوں، محلوں بلکہ گلیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا رہا تھا۔ دیوار کا اندرونی حصہ یہودیوں کے لیے مختص ہے اور بیرونی فلسطینیوں کے لیے۔ ادھر والے ادھر نہیں جاسکتے۔ بلا اجازت عبور کرنے والوں کو سخت جرمانہ پچاس ہزار شیکل اور چار ماہ تک قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ دونوں جانب بلدیہ اور انتظامی سہولتوں میں نمایاں فرق ہے۔ یہودی علاقوں میں رہائشی سہولتوں کا حصول آسانی اور فلسطینی علاقوں میں دشوار بنایا جا رہا ہے وغیرہ۔ ہم الحمد للہ منزل

مدرسہ سلفیہ ایک جدید پختہ عمارت میں قائم ہے۔ یہاں ایک کل وقتی اسکول بھی چلتا ہے۔ دینی تعلیم کے لیے علیحدہ نظم ہے۔ ہم عمارت میں داخل ہی ہوئے تھے کہ ہال میں طلبہ، اساتذہ اور معززین کو منتظر پایا۔

نیز مختلف اخوان سے ملاقات کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ یوں میں نے دعوت قبول کر لی۔ ویسے بھی آج کا دن ہمارے گروپ کا ظہر تک فری رکھا گیا تھا۔ اس خالی وقت سے فائدہ اٹھانے کا یہ بہترین موقع تھا۔ احباب نے وہاں تک پہنچنے کی ضروری ہدایات دیں کہ اپنے کاغذات ساتھ رکھیے۔ ایک خانگی گاڑی آئے گی اور وہ آپ کو لے جائے گی وغیرہ۔ چونکہ یہ ذمہ دارانہ حساس معاملہ تھا لہذا میں نے اپنے ساتھ تعداد کو محدود رکھا۔ ناظم سفر اور بھائی خالد جو ایک تاجر ہیں اور گھوم پھر کر دیکھنے کا شوق رکھتے ہیں میرے ساتھ تھے۔ مقررہ وقت پر گاڑی آئی۔ ڈرائیور بھائی ابو مشہور نے دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

گاڑی آگے بڑھ رہی تھی۔ وہ وہاں کے حالات پر روشنی ڈال رہے تھے۔ تقریباً بیس منٹ بعد ہماری گاڑی الضفة الغربیة (مغربی پٹی) کی دیوار کے

مقصود تک بلا رکاوٹ پہنچ گئے۔ ویسے بھی محبت اور خلوص میں سختیاں محسوس نہیں ہوتیں۔ مدرسہ سلفیہ ایک جدید پختہ عمارت میں قائم ہے۔ یہاں ایک کل وقتی اسکول بھی چلتا ہے۔ دینی تعلیم کے لیے علیحدہ نظم ہے۔ ہم عمارت میں داخل ہی ہوئے تھے کہ ہال میں طلبہ، اساتذہ اور معززین کو منتظر پایا۔ ناظم مدرسہ نے اعلان کر دیا کہ معزز مہمان تشریف لا چکے ہیں وہ خطاب کریں گے۔ یہ اعلان میرے لیے بہت ہی غیر متوقع تھا کیونکہ میں یہاں مدرسہ دیکھنے اور احباب سے ملاقات کرنے کے لیے آیا تھا لیکن منتظمین نے جلسہ کا اہتمام کر رکھا تھا اور حسن اتفاق کہ صرف میری ہی تقریر رکھی گئی ورنہ اگر کوئی دوسری تقریر بھی ہوتی تو اتنی دیر میں ذہن بنایا جاسکتا تھا۔ بہر حال اللہ کا نام لے کر گفتگو شروع کی۔ کبھی اس قسم کی برجستہ کی جانے والی تقریریں ایسی جم جاتی ہیں جو

باقاعدہ تیاری سے بھی نہیں ہو پاتیں۔ مجھ پر بھی اللہ کا ایسے ہی فضل ہوا۔ شاید یہاں آنے کے بعد کی کیفیت کا اثر ہو۔ یہاں کے مسلمانوں کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے کچھ ایسی باتیں ہو گئیں کہ لوگوں نے بہت پسند کیں بلکہ اس خطاب کو عام بھی کیا۔ تقریر کے بعد ذمہ داروں کے ساتھ تعارفی نشست ہوئی۔ مدرسہ کی سرگرمیاں، نصاب اور لائبریری وغیرہ سے روشناس کروایا گیا۔ ماشاء اللہ! اہم کتابوں پر مشتمل وسیع لائبریری ہے۔ مزید کتابیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ ہمارے لیے طعام کا بندوبست کیا گیا گوکہ ہمیں جلدی تھی کیونکہ ظہر مسجد اقصیٰ میں ادا کرنا تھی لیکن عرب احباب کی مہمان نوازی کا خیال کرتے ہوئے ہم نے کھانا تناول کیے بغیر جانا مناسب نہیں سمجھا۔ پھر مزید پروگرام بناتے ہوئے گاڑی پر سوار ہوئے۔ کچھ لوگوں نے معذرت کی کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ اقصیٰ تک آئیں لیکن قانونی طور پر ہمیں اس کی اجازت نہیں۔ ہم بھی دل شکستہ ان کی مجبور یوں کو سمجھ رہے تھے۔ دعائے خیر کے علاوہ اس وقت ہم کیا کر سکتے تھے ان تم زدگان کے لیے۔ ڈرائیور نے بتایا کہ آتے ہوئے قدرے آسانی ہے لیکن واپسی میں چیک پوسٹ پر زیادہ سختی ہوتی ہے۔ ہماری گاڑی چیک پوسٹ کے احاطہ میں داخل ہوئی۔ پہرہ پر مامور دو آفیسر ایک عورت ایک مرد نے گاڑی روکنے کا اشارہ دیا۔ گاڑی رکتے ہی ہمارے ساتھی ناظم سفر کی نظر گھڑی پر گئی کہ ظہر کے لیے وقت قریب ہے اور نہ جانے یہاں کتنی دیر ہو۔ ان کے چہرہ پر پریشانی کے آثار نمودار ہوئے۔ بعد میں پتہ چلا کہ ان کے چہرہ کا اتار چڑھاؤ مصیبت بن گیا۔

ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ یہاں چروں کے تاثرات بھی پڑھے جاتے ہیں۔ ڈرائیور نے اپنے کاغذات دکھائے۔ پھر میرا پاسپورٹ دیکھا گیا۔ بھائی خالد کے کاغذات و اس ایپ پر محفوظ تھے لیکن یہاں بلاک کیا گیا تھا۔ انہوں نے دیگر بہت سے کاغذات بتائے۔ پہرہ دار مرد کی سمجھ میں بات آگئی۔ عبرانی میں ساتھی خاتون سے کہا کہ انہیں جانے دو لیکن خاتون سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔ شاید عہدہ کے لحاظ سے وہ سینئر تھی۔ پھر تیسرا پہرہ دار آیا۔ ان

کی آپس میں گفتگو کا ہمیں ڈرائیور نے خلاصہ بتایا کہ دراصل نوجوان کے چہرہ پر پریشانی کے تاثرات کیوں ابھرے؟ اس پر انہیں تشویش ہے۔ تیسرے آفیسر نے ناظم سفر سے عربی میں سوال کیا۔ انہوں نے معصومیت سے جواب دیا کہ میں عربی نہیں جانتا، انگریزی میں پوچھو۔ اتفاق سے اس وقت ان کے ہاتھ میں کچھ عربی کتابیں تھیں جو مدرسہ میں مجھے دی گئی تھیں۔ انہوں نے ازراہ ہمدردی اپنے ہاتھ میں اٹھائی ہوئی تھیں۔ اسرائیلی جوانوں نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص اتنی عربی کتابیں ہاتھ میں تھامے ہوئے ہو اور عربی نہ جانے۔ لہذا انہیں گاڑی سے اترنے کا حکم دیا گیا۔ اس ناگہانی پرہم سب پریشان تھے۔ ڈرائیور کیونکہ ان کی زبان سمجھ رہے تھے اور دوسری طرف مہمانوں کی تکلیف کا بھی شدید احساس تھا۔ ساتھی کو الگ کمرہ میں لے جایا گیا۔ اتنے میں ڈرائیور نے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کا خلاصہ سمجھا دیا۔ اب ہمیں فوری یہ سبق ملا کہ چہرہ پر کوئی

پہرہ دار نے اپنا موبائل نمبر دیا، اس پر پاسپورٹ کی نقل آچکی تھی۔ انہیں اجازت مل گئی لیکن اس نے یہ نمبر پہلے نہیں دیا ورنہ مسئلہ حل ہو جاتا۔ اب ان کے لیے وہاں سے دوسری گاڑی کا حصول مشکل تھا۔ ایک عربی شخص نے اپنی گاڑی روک کر انہیں لفٹ دی اور وہ منزل پر پہنچ گئے۔ ہمیں دوسری نقل پہچانے کی ضرورت نہیں پڑی۔ یہ اگرچہ عارضی آزمائش تھی لیکن اس سے فلسطینیوں کی پریشانیوں کو سمجھنے اور دونوں کے باہمی تعلقات کی نزاکت کو سمجھنے میں مدد ملی ہے۔ عسا ان تکرہوا اشینا وھو خیر لکم۔ اتوار کا دن قدس کے باہر کے اہم مقامات کی سیر کے لیے مختص تھا۔ قدس سے ہم روانہ ہوئے۔ اریحا کی جانب چل پڑے، اریحا کا شمار دنیا کی قدیم ترین بستیوں میں ہوتا ہے۔ یہاں کی اہم پیداوار بھول کھجور ہے جو اپنی موٹائی لبائی اور لذت میں مشہور ہے۔ کھجوروں کے بازار میں اس کی قیمت بھی زیادہ ہے لیکن اس معروف کھجور کی مجھول وجہ تسمیہ سمجھ میں نہیں آئی۔ قدس سے روانہ ہو کر

ہم یہاں سے خلیل حیرون کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ علاقہ ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ کی نسبت سے مشہور ہے۔ یہ خانوادہ ابراہیم علیہ السلام کا مسکن تھا۔ مسجد خلیل کے ایک کونہ میں سیدنا ابراہیم، سیدنا اسحاق، سیدہ سارہ، سیدنا یعقوب علیہ السلام کی قبریں ہیں۔

تھوڑی ہی دیر میں جس راستہ پر گاڑی رواں دواں تھی سرسبز و شاداب سرزمین کے بجائے یہ ٹیلوں کا علاقہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے معراج کے تذکرہ میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قبر اور اس علاقہ کی جو کیفیت بیان فرمائی کہ سرخ و سفید ٹیلوں کے درمیان میں گویا انہیں دیکھ رہا ہوں یہ راستہ اس منظر نامے کی عملی تصویر پیش کر رہا تھا۔ یہاں البحر المیت کی طرف جانے والا راستہ تھا۔ کچھ دیر بعد ہم نشیبی علاقہ پر گامزن تھے۔ گاڑی کے اندر تو کم محسوس ہوا لیکن سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے قریب جب گاڑی رکی، اترتے ہی ہمارے کان اس طرح بند ہو گئے جیسے جہاز سے اترتے ہوئے عموماً محسوس ہوتا ہے۔ چونکہ اس سے آگے البحر المیت تک نشیبی خطہ ہے جو دنیا کا سب سے نشیبی علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ سطح سمندر سے تقریباً چار سو میٹر نیچے یہاں قلعہ نما مختصر عمارت ہے، اس کے ایک حصہ میں مسجد اور اس کے کونے میں حجرہ ہے۔ اس میں ایک قبر بنی ہوئی

اتار چڑھاؤ کے بغیر سپاٹ رکھا جائے جو کہ ان حالات میں مشکل ہے۔ میں گاڑی کے شیشہ کی مدد سے اطراف و اکناف کا جائزہ تو لیتا رہا لیکن جال ہے کہ گردن کو حرکت دوں، کہیں یہ بھی

سوالیہ نشان نہ بن جائے۔ الحمد للہ! جلد ہی انہیں گاڑی میں بیٹھنے کی اجازت دے دی گئی لیکن تیسرے ساتھی کو گے بڑھنے کی اجازت نہیں ملی۔ انہوں نے پہرہ دار سے کہا کہ مجھے تم اپنا موبائل نمبر دو میں اس پر پاسپورٹ اور دیگر مطلوبہ کاغذات ابھی بھیج دوں گا لیکن فیصلہ انہوں نے کیا کہ آپ گاڑی سے اتر جائیے اور دوسروں کو جانے دیجیے۔ یہاں کے آداب کے لحاظ سے ہم اعتراض نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا یہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے کہ مطلوبہ کاغذات کی دوسری نقل لے آئیں گے۔ انہوں نے بعد میں خبر دی کہ ہمارے جانے کے بعد پہرہ دار نے انہیں پیشکش کی کہ کیا آپ کو وائن پلائیں؟ یہ شرارتی پیشکش تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں شراب نہیں پیتا۔ پوچھا وڈکا دیں؟ کہا مجھے منظور نہیں۔ پھر کہا پانی دے دو، جوانوں نے کہا پانی دیں گے لیکن اسرائیلی حکومت کے نام سے فلسطینیوں کے نام سے نہیں۔ پھر پانی کی بوتل پیش کی اور

ہے۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ یہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے لیکن یہ بات کسی تحقیق سے ثابت شدہ نہیں ہے کہ یہی قبر موسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ البتہ اس علاقہ میں کہیں ہو سکتی ہے۔ صحیح بخاری میں وفات موسیٰ اور واقعہ معراج میں جس علاقہ کی نشاندہی کی گئی وہ اس علاقہ پر پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ مسجد سے متصل نہایت قدیم قبرستان بھی ہے۔

اس علاقہ کو دیکھ کر انبیاء کرام علیہم السلام کی بے پناہ قربانیوں اور کاوشوں کا اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے دعویٰ مقصد کے لیے صحراؤں، بیابانوں، دریاؤں اور پہاڑوں کو رکاوٹ بننے نہیں دیا۔ اس سے کچھ ہی فاصلہ پر اریحا کی نئی بستی آباد ہے۔

ہم یہاں سے خلیل حیرون کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ علاقہ ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ کی نسبت سے مشہور ہے۔ یہ خانوادہ ابراہیم علیہ السلام کا مسکن تھا۔ مسجد خلیل کے ایک کونہ میں سیدنا ابراہیم، سیدنا اسحاق، سیدہ سارہ، سیدنا یعقوب علیہ السلام کی قبریں ہیں۔ اصل قبریں سترہ میٹر نیچے غار میں ہیں۔ گراؤنڈ فلور پر ان مقامات کی نشاندہی کی گئی۔

بتایا گیا کہ پہلے نیچے جانے کا راستہ کھلا تھا لیکن اب بند کر دیا گیا ہے۔ ان ہال کے ایک کنارہ میں سیدنا یعقوب علیہ السلام کی قبر بھی ہے لیکن سیدنا یعقوب علیہ السلام جن کا لقب اسرائیل تھا وہ اسرائیلی فوج کے قبضہ میں ہے۔ اس حصہ میں زائرین کو جانے کی اجازت فوج کی صوابدید پر ہے۔ عام دنوں اور حالات میں اس قبر کے قریب جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اگرچہ مذکورہ انبیاء کرام کی قبروں کے متعلق یہ جگہ مشہور ہے لیکن یقیناً طور پر ان کی قبور کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی۔ یہ اللہ علیم و حکیم کی مصلحت ہے کہ عموماً انبیاء کرام کی قبور کو مخفی رکھا گیا۔ سوائے خاتم النبیین سید المرسلین محمد ﷺ کی قبر کے کسی نبی کی قبر کے متعلق یقیناً طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ یہ ان ہی کی قبر ہے۔ تاہم خلیل کا یہ حصہ سیرت و اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے طالب علم کے لیے نہایت عبرت اور سبق آموز ہے۔ ایک طرف ابوالانبیاء اور ان کا خانوادہ۔ دوسری طرف مسجد میں رکھا ہوا منبر جو عظیم فاتح سلطان صلاح الدین ایوبی کی یادگار ہے انہوں نے بیت المقدس فتح کرنے کے بعد تین منبر بطور خاص بنوائے تھے۔ ایک دمشق کی جامع مسجد کے لیے، دوسرا مسجد اقصیٰ کے لیے جو اسرائیلی فوج کی جارحیت کا

قسط نمبر ۲

ذکر الہی

فائدہ و شہادت

جب مولانا محمد امجد علی

ہے۔ یہ بڑی ہی پیاری اور عظیم معافی رکھنے والی حدیث ہے۔ اس کے راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ] ”دو کلمات ایسے ہیں جو رحمن کو بہت پسند ہیں“ [خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ] ”زبان سے ادا کی گئی کرتے وقت بہت آسان ہیں“ [تَقْبِلَتَانِ فِي الْوِزَانِ] ”وزن میں بہت بھاری ہیں“ [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ]

علمائے کرام نے اس حدیث پاک کی اپنے اپنے انداز میں بڑی خوبصورت تشریحات بیان کی ہیں۔ ایک مرتبہ کسی عالم دین نے مسجد میں یہی حدیث بیان کی۔ درس کے دوران ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہوا یہی حدیث سن رہا تھا۔ یہ شخص بالکل ان پڑھ تھا، مگر اس کے دل میں اللہ کی محبت موجزن تھی۔ اس نے جب سنا کہ صرف دو کلمات پر مبنی یہ ذکر اللہ کو بہت پسند ہے تو اس نے شیخ سے کہا: براہ مہربانی یہ حدیث مجھے دو تین دفعہ سنائیے۔ چند

مرتبہ سننے کے بعد اسے یہ حدیث زبانی یاد ہو گئی۔ اب تو وہ جہاں بیٹھتا اس حدیث کو ضرور دہراتا۔ مگر میں داخل ہوتا تو اپنے اہل خانہ سے کہتا: اے ام فلاں! جانتی ہو تمہارے نبی نے کیا فرمایا ہے؟ پھر وہ حدیث کے الفاظ دہرا دیتا۔ مٹی بیٹیا کو کوئی بھی رشتہ دار ملتا تو اسے بھی یہ حدیث سنا دیتا۔ اس سے کہتا: ہاں میرا بیٹا یا بیٹی! تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے نبی نے فرمایا ہے:

[كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، تَقْبِلَتَانِ فِي الْوِزَانِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ]

قارئین کرام! اس طرح وہ بوڑھا شخص اس حدیث کے حوالے سے مشہور ہوتا چلا گیا۔ وہ جہاں جاتا لوگوں کو یہ حدیث سنانا۔ بازار میں گئے تو یہ حدیث سنا دی۔ لوگ بھی اس کے ساتھ ذکر کرنے لگتے: سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اعظم۔ لوگ انہیں جب بھی دیکھتے وہ حدیث انہیں یاد آتی۔ اب ذرا تصور کریں وہ کلمات جو اللہ رب العزت کو بہت پسند ہیں لوگ حیرے لے لے کر انہیں پڑھ رہے ہیں۔

کچھ عرصہ گزرا وہ بزرگ بیمار ہو جاتے ہیں اور انہیں ہسپتال میں داخل ہونا پڑتا ہے۔ ڈاکٹروں کو بھی وہ

پڑھی پھر شہر ریاض کے معروف ترین فول ریسٹورنٹ کا رخ کیا۔ الافراح نامی ریسٹورنٹ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ریاض کا سب سے پرانا فول ریسٹورنٹ ہے۔ خاصا وسیع اور بہت صاف سترا ماحول ہے۔ یہاں یعنی فول ملتا ہے۔ ہم سات بجے ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے تو جمعہ کا دن ہونے کے باوجود خاصا رش تھا۔ انواع و اقسام کی ڈشوں سے ٹیبل جگ گئی۔ پچھلی مرتبہ میں اپنے بچوں کے ہمراہ یہاں ناشتہ کے لیے آیا تھا تو بیرے کو دس ریال ٹپ دی تھی۔ اب دوبارہ گئے تو اس نے بڑی خوشی سے ہمارا استقبال کیا۔ خوب خدمت کی۔ فول کے علاوہ دال

گزشتہ کئی سالوں سے الحمد للہ! میرا یہ معمول چلا آرہا ہے کہ ہر جمعہ المبارک کو ہم کچھ دوست مسجد میں بیٹھتے ہیں اور اشراق کی نماز پڑھ کر ہی مسجد سے نکلنے ہیں۔ اذان فجر سے اشراق تک کوئی ڈیڑھ گھنٹہ کا وقت بنتا ہے۔ اب آئیے دیکھتے ہیں کہ اس ڈیڑھ دو گھنٹہ کا اجر و ثواب کتنا ہے؟

قارئین کرام! اللہ رب العزت بہانوں بہانوں سے چھوٹے چھوٹے اعمال کے ذریعے اپنے بندوں کو جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی

پھر مسجد میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا، پھر اس نے دو رکعت نماز ادا کی تو [كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَبَّةٍ وَعُمُرَةٍ تَامَةٍ تَامَةٍ تَامَةٍ] ”اس کے لیے حج اور عمرے کا پورا پورا پورا ثواب ہے۔“

میں جس مسجد میں نماز پڑھتا ہوں یہاں کا ماحول بہت ہی پیارا ہے۔ ہمارے امام صاحب بہت خوبصورت تلاوت کرتے ہیں۔ بڑے خوش اخلاق ہیں۔ ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ چھائی رہتی ہے۔ مسجد کے نمازیوں کے درمیان بھی پیار محبت کا رشتہ ہے۔ دو ہفتے قبل میں نے انڈیا اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے بھائیوں سے کہا کہ جو ساتھی جمعہ کے روز اشراق کی نماز پڑھتے ہیں چلیے میں ان کو ناشتہ کروانا ہوں۔ ہم نو آدمی تھے۔ نماز فجر کے بعد مسجد میں بیٹھے۔ ہم نے سورۃ الکہف کی تلاوت کی۔ ذکر اذکار ہوتا رہا۔ بعض تفاسیر کا مطالعہ بھی کیا۔ اپنے میں اشراق کا وقت ہو گیا۔ یاد رکھیے! کیلنڈر میں اشراق کا جو وقت دیا گیا ہے اس کے دس چھوٹے منٹ بعد اشراق کی نماز ادا کرنی چاہیے تاکہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک طریقے پر عمل ہو جائے۔ اس روز ہم نے اشراق کی نماز

بہت مزیدار تھی۔ اس کے ساتھ گرم گرم تیس کی روٹی تھی۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی ڈشیں تھیں، مگر میرے لیے عدنی چائے بہت زیادہ مزادینے والی تھی۔

ساتھی بہت خوش تھے۔ آپس میں محبت اور پیار تو پہلے ہی سے تھا۔ اس ناشتہ نے اس روز دو مزے دے دیے۔ ایک تو اشراق کی نماز کا حرا اور ان شاء اللہ اس کا اجر و ثواب اور دوسرا اکھا ناشتہ کرنے کا حرا آگیا۔

قارئین کرام! میں آپ کو بھی مشورہ دوں گا کہ آپ بھی ہر جمعہ کو نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک ضرور مسجد میں بیٹھا کریں۔ سورۃ الکہف کی تلاوت کریں ذکر اذکار کریں۔ سورج نکلنے کے بعد چھوٹے منٹ تک انتظار کریں پھر دوا چار رکعت اشراق کی نماز پڑھیں۔ پھر کبھی کبھار مل کر ناشتہ بھی کر لیا کریں آپ کو حرا آئے گا۔ آپس میں قربتیں بڑھیں گی اور پیار میں بھی اضافہ ہوگا۔

میرے سامنے بخاری شریف کی آخری حدیث

بزرگ وہی حدیث سنا رہے ہیں۔ جو بھی نرس آتی ہے یا ہسپتال کا کوئی ملازم آتا ہے تو یہ بزرگ ان سے کہتے ہیں: کیا آپ کو علم ہے کہ آپ کے نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ ان کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دو کلمات بہت زیادہ پسند ہیں۔ زبان سے ادائیگی میں بہت آسان اور کل قیامت کے دن وزن اعمال کے وقت بہت بھاری ثابت ہوں گے:

[سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ]
ہسپتال کے کمرے میں ایمان کی تازگی پھیلی ہوئی ہے۔ لوگ آ جا رہے ہیں اور اس حدیث کو سماعت کر رہے ہیں۔ وہ بھی اس کے الفاظ دہرا رہے ہیں۔ اجر و ثواب پا رہے ہیں۔ دن گزرتے جا رہے ہیں۔ اس بزرگ کی زندگی کا آخری دن آ چکا ہے مگر وہ اس روز بھی حدیث کے انہی کلمات کو دہرا رہے ہیں۔ پھر وہ وقت بھی آ گیا جس سے ہر فرد بشر کو لازماً گزرتا ہے۔ بزرگ پر نزع کا

عالم طاری ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر بھاگتا ہوا آیا ہے۔ یہ عربی النسل نصرانی ہے۔ اس نے بزرگ کو چپک کرنا شروع کیا۔ سانسیں بحال ہو رہی ہیں۔ اس بزرگ نے ڈاکٹروں کی طرف دیکھا اور اپنی

ذوقی ہوئی آواز میں کہا: ڈاکٹر صاحب! کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہے کہ اللہ کو دو کلمات بہت پسند ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ..... سُبْحَانَ اللَّهِ..... یہ کہا اور ان کی روح اس نفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

یا الہی!! اسے کہتے ہیں: خاتمہ بالخیر آخری وقت میں اپنے اللہ کا ذکر اس کے پسندیدہ کلمات زبان سے ادا ہو رہے ہیں۔ لواحقین حیران ہیں، وہ ایک دوسرے کو خوش خبری دے رہے ہیں کہ دیکھو! ہمارے بابا جان کی کتنی خوش قسمتی ہے کہ جان نکلتے وقت ان کی زبان ذکر الہی سے تر تھی۔ وہ اللہ کے پسندیدہ کلمات دہرا رہے تھے۔

ادھر وہ عیسائی طبیب حیران و پریشان ہے کہ آخری وقت جب نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو اکثر لوگوں کی زبان لڑکھڑاتی جاتی ہے مگر اس بزرگ کی زبان تو بہت صاف ہے۔ الفاظ واضح طور پر سمجھ میں آ رہے ہیں۔ اس نے اس حدیث کا مطالعہ کیا اس کی تشریح اور اس کا مفہوم

پڑھا۔ نگاہوں میں اس بزرگ کا نقشہ اور اس کی تصویر گھوم گئی۔ ڈاکٹر کے دل کا رنگ بھی اتر گیا ہے اور بے اختیار اس کی زبان سے نکلتا ہے: لَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور اس کے ساتھ ہی وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے دین میں داخل ہو جاتا ہے۔

ذکر و اذکار کے بے شمار فوائد ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ اپنے معمولات میں اذکار کو بہت زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ آپ صبح سویرے اٹھتے تو اذکار ہی سے دن کی ابتدا فرماتے۔ آپ نے امت کو بھی یہی سکھایا کہ صبح اٹھو تو کہو: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ] سو کر اٹھنے کے بعد انسان واش روم کا رخ کرتا ہے تو اس کے لیے ذکر موجود ہے۔ واش روم سے باہر آؤ تو ذکر ہے وضو کرنے لگو تو ذکر ہے وضو مکمل کر لو تو بھی الگ سے ذکر ہے۔ گھر سے نکلنا ہو یا گھر میں داخل ہونا ہو ہر موقع کے لیے ذکر ہے۔ [بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ]

ذکر و اذکار کے بے شمار فوائد ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ اپنے معمولات میں اذکار کو بہت زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ آپ صبح سویرے اٹھتے تو اذکار ہی سے دن کی ابتدا فرماتے۔ آپ نے امت کو بھی یہی سکھایا کہ صبح اٹھو تو کہو: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ] سو کر اٹھنے کے بعد انسان واش روم کا رخ کرتا ہے تو اس کے لیے ذکر موجود ہے۔ واش روم سے باہر آؤ تو ذکر ہے وضو کرنے لگو تو ذکر ہے وضو مکمل کر لو تو بھی الگ سے ذکر ہے۔ گھر سے نکلنا ہو یا گھر میں داخل ہونا ہو ہر موقع کے لیے ذکر ہے۔ [بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ]

پڑھ کر گھر سے نکلو مسجد کا رخ کرو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت ذکر ہے۔ مسجد میں نماز بھی ساری کی ساری ذکر ہی ہے۔ یاد رکھیے! آپ کی زبان سے نکلنے والا ہر اچھا کلمہ اللہ رب العزت کو بہت پسند ہے۔ چار کلمات اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ] یہ کلمات آپ کثرت سے پڑھیے اللہ رب العزت کو یہ اذکار دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیے کہ اللہ کے ذکر سے وہ مالکِ حقیقی بہت خوش ہوتا ہے۔ ذکر سے آپ کے مال و اولاد میں برکت آتی ہے۔ ایک نوجوان نے اپنا بہت ہی خوبصورت واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا ہے:

میں جب یونیورسٹی میں پڑھتا تھا تو دوسرے سٹوڈنٹس کی طرح میرا بھی یہی خیال تھا کہ جیسے ہی ڈگری ہاتھ میں آئے گی بہت اچھی نوکری میرے انتظار میں ہوگی مگر یہ کیا؟ میری تعلیم بھی مکمل ہوگئی ڈگری بھی ہاتھ میں آگئی مگر نوکری کا دور دور تک کوئی

اتنا پتا نہ تھا۔ مختلف محکموں اور اداروں میں درخواستیں دیں مگر ہر طرف سے جواب نفی ہی میں ملا۔

ادھر میں نے زیادہ زور اوراد و وظائف پر دینا شروع کر دیا۔ دعائیں کرتا رہا کہ میرے رب! مجھے اچھی سی ملازمت عطا فرما۔ اسی دوران ایک بینک سے ملازمت کی آفر ہوئی مگر اللہ کا خوف اور اس کا ڈر آڑے آ گیا کہ بینک تو سودی ادارہ ہے اور یہاں نوکری جائز نہیں۔ میں نے انکار کر دیا۔ اب نئے سرے سے نوکری کی تلاش میں سرگرداں ہو گیا۔ میں منتظر تھا کہ کب میرے اذکار کی برکت سے اللہ تعالیٰ میرے لیے رزقِ حلال کا بندوبست فرمائیں گے۔

پھر ایک دن مجھے ایسے محکمے سے نوکری کی آفر آئی جسے حاصل کرنے اور پانے کی میں زمانہ طالب علمی ہی سے خواہش کرتا چلا آ رہا تھا۔ یہ نوکری مجھے بغیر کسی سفارش کے مل گئی۔ عام طور پر لوگ یہی کہتے ہیں کہ اتنی اچھی ملازمت کسی بڑی سفارش کے نتیجے میں ہی ملی ہوگی۔ جی ہاں! مجھے ملازمت ملی اور ضرور ملی مگر میرے نزدیک ملازمت کو پانے کا اصل راز اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے میں مضمر تھا۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے چلتے پھرتے [سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مَا شَاءَ اللَّهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ] جیسے الفاظ کثرت سے اپنی زبانوں سے ادا کرتے رہتے ہیں۔ سعودی عرب میں دوران سفر سڑکوں پر قد آدم بورڈ نظر آتے ہیں: لَا تَنْسَ ذِكْرَ اللَّهِ، اذْكُرِ اللَّهَ! اللہ کو یاد کرنا مت بھولیں ہر وقت اللہ کو یاد کرتے رہیں۔ آپ گاڑی چلا رہے ہیں۔ یکدم اس بورڈ پہ نگاہ پڑی آپ کی زبان پر بے اختیار اللہ اکبر سبحان اللہ کے الفاظ آ گئے یا آپ نے لا الہ الا اللہ کہنا شروع کر دیا ہے۔

ہمارے دوست ڈاکٹر سعید القحطانی حفظہ اللہ سعودی عرب کی معروف شخصیت ہیں۔ انہوں نے ”حصن المسلم“ کے نام سے ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے۔ دیکھئے کہ یہ چھوٹی سی کتاب ہے مگر اس میں روزمرہ کی بے شمار مسنون دعائیں اور اذکار ہیں۔ راقم الحروف نے بھی

تشی

مرزا قادیانی خود رقمطراز ہے کہ

”ہمارے نزدیک ممکن ہے دجال سے مراد با اقبال
قویں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق و
مغرب کے ملکوں میں ہزار ہا کوسوں تک چلتے دیکھتے
ہو۔“ (ازالہ اوام)

”مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم)

محترم قارئین! کیا مرزا قادیانی نے انگریزوں کے خلاف جہاد کیا یا ان کی چاکری اور غلامی کی؟ اس کا فیصلہ مرزا قادیانی کی اس تحریر سے واضح ہوتا ہے، لہذا اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کا مذہب ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

”سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔“ (شہادت القرآن)

یہاں پہنچنے سے پہلے ہی نوکری خالی ہو گئی۔ دادا مسکرایا اور کہا: بیٹا! اس بارتیز تیز چلنا ہو سکتا ہے تم پانی لانے میں کامیاب ہو جاؤ۔ پوتے نے ایسا ہی کیا اور واپسی پر بھاگتا ہوا آیا، لیکن پھر بھی پانی سیت گھر تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ لڑکے کو بڑا غصہ آیا کہ دادا نے مجھے ایک ناممکن کام کے پیچھے لگا دیا ہے۔ اس نے گھر پہنچ کر کہا: دادا جان! آپ نے مجھے ایک ایسے کام پر لگا دیا ہے جو ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر آپ کو پانی ہی چاہیے تو نوکری میں کیوں؟ میں ڈول بھر کے لے آتا ہوں۔ دادا نے بڑی نرمی سے کہا: بیٹا! میں ڈول میں نہیں بلکہ اسی نوکری میں پانی چاہتا ہوں۔ چلو میں بھی ساتھ چلتا ہوں دیکھتا ہوں اس میں کیسے پانی نہیں آتا۔ دادا ذرا فاصلے پر کھڑا ہو گیا اور کہا: اب نوکری بھر کر لاؤ۔ لڑکا نہر کی طرف گیا، واپسی پر دوڑ کر دادا تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ لڑکے نے دادا کے پاس پہنچ کر کہا: دیکھیں دادا جی! کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ دادا نے کہا: بیٹا اگر تم غور کرو تو جان لو گے کہ فائدہ ضرور ہوا ہے۔ لڑکے نے نوکری میں دیکھا۔ نوکری تو بالکل خالی تھی۔ لڑکے نے تعجب سے پوچھا: دادا جی! آپ کس فائدے کی بات کر رہے ہیں؟ دادا نے بڑی ملامت سے پوتے کو مخاطب کیا اور کہا: بیٹا! جب میں نے تمہیں نوکری دی تھی اس وقت اس کی کیفیت کیسی تھی؟ پوتا کہنے لگا: دادا جان! کوئلے رکھنے کی وجہ سے بالکل سیاہ ہو چکی تھی۔

دادا جی نے کہا: اب اس کی حالت کیا ہے؟ پوتا
 بولا: بالکل صاف نئی جیسی ہو چکی ہے۔

دادا نے کہا: بیٹا یہی مثال تلاوت قرآن مجید کی ہے۔ اگر انسان قرآن مجید سے تعلق توڑ دیتا ہے تو اس کا ظاہر اور باطن دونوں زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید سے اگرچہ انسان کو کچھ یاد نہ رہے، پوری طرح سمجھ نہ آئے، پھر بھی اس کا اندرونی اور بیرونی زنگ اتر جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے اس ٹوکری میں پانی تو جمع نہیں ہوا لیکن اس کی کالک اتر گئی۔ میں اپنے تمام قارئین کرام کو مشورہ دوں گا کہ اگر آپ ایک با برکت اور پر رونق دن کا اپنے لیے آغاز چاہتے ہیں تو اپنی صبح کو تلاوت قرآن کریم کے نور سے منور کیجیے۔ آپ کے دن بھر کے کاموں میں اللہ کی طرف سے برکت پڑا ہوا جائے گی۔

سنہری دعا میں 'نامی ایک کتاب لکھی ہے جس میں دعاؤں کو مزید آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ بھی مارکیٹ میں بے شمار کتابیں دعاؤں اور اذکار کے حوالے سے ملتی ہیں۔ ان کتابوں میں کتنے ہی اذکار ہیں۔ میں قارئین کرام کو مشورہ دوں گا کہ وہ اپنا روزانہ کا ورد ضرور مقرر کر لیں اور ہر صبح بیدار ہونے سے لے کر شام کو بستر میں جانے تک ہر موقع کے مسنون اذکار کا اہتمام کیا کریں۔

ذکر الہی دلوں کے زنگ اتارنے کا بہت مؤثر ذریعہ ہے۔ قرآن کریم سب سے اعلیٰ ذکر ہے۔ اگر اس کے معانی اور مطالب کسی کو نہ آتے ہوں، پھر بھی محض تلاوت کرنا ہی دلوں کا زنگ اتارنے کے لیے کافی ہے۔ آئیے اس حوالے سے ایک خوبصورت واقعہ پڑھتے ہیں:

ایک دور دراز گاؤں میں ایک بوڑھا شخص اپنے پوتے کے ساتھ رہتا تھا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ان کے گھر کے دیگر افراد ایک ایک کر کے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اب اس گھر میں صرف یہ دادا پوتا ہی بچے تھے جو ایک دوسرے کے سہارے زندہ تھے۔ دادا کی عادت تھی کہ صبح سویرے بیدار ہو جاتا، فجر کی نماز ادا کرتا، پھر قرآن مجید کی تلاوت کرتا۔ اس سے فارغ ہو کر اپنے اور پوتے کے لیے ناشتہ تیار کرتا۔ پوتا ہر بات میں اپنے دادا کی نقالی کرتا۔ وہ بھی صبح بیدار ہوتا، نماز ادا کرتا اور پھر قرآن مجید کھول کر بیٹھ جاتا۔

ایک دن پوتا قرآن مجید بند کر کے دادا سے کہنے لگا:
دادا جان! میں بھی آپ کی طرح قرآن مجید پڑھنے کی
کوشش کرتا ہوں۔ بہت سا حصہ مجھ کو سمجھ ہی نہیں آتا۔ جو
سمجھ آتا ہے وہ بھی بعد میں بھول جاتا ہے پھر میرے
قرآن مجید پڑھنے کا فائدہ؟! بوڑھے دادا نے سوچا کہ نو عمر
پوتے کو روایتی انداز میں سمجھانے کی بجائے ایسے طریقے
سے سمجھایا جائے کہ یہ بات ہمیشہ کے لیے اس کے ذہن
میں بیٹھ جائے۔ دادا ماشتہ تیار کرنے کے لیے کوئلوں سے
آگ جلا رہا تھا۔ اس نے کوئلوں والی نوکری پکڑی اور کہا:
بیٹا! قریبی نہر سے اس میں پانی بھر لاؤ۔ پوتا گیا۔ نوکری کو
پانی سے بھرا لیکن ابھی تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ نوکری
خالی ہوگئی کیونکہ نوکری میں سوراخ تھے۔ پوتا خالی نوکری
لے کر گھر پہنچ گیا۔ دادا نے خالی نوکری دیکھتے ہی پوچھا:
بیٹا! پانی نہیں لائے۔ پوتے نے بتایا کہ لایا تو تھا، لیکن

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا کہ

[وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوَدِدْتُ أَنِّي
أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَعْزُو
فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَعْزُو فَأُقْتَلَ] (مسلم، الجہاد والسير)

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان
ہے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ کے راستے میں
جہاد کروں اور شہید کر دیا جاؤں پھر لڑوں اور
شہید کر دیا جاؤں پھر لڑوں اور شہید کر دیا جاؤں
پھر لڑوں اور شہید کر دیا جاؤں۔“

یہ تو نبی آخر الزماں ﷺ کا شوق شہادت ہے۔ اب
پروردگار عالم کا حکم بھی اپنے محبوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ
کے نام ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے کہ

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ
إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا
مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا
مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِهِمْ قَوْمٌ لَا
يَفْقَهُونَ﴾ (الأنفال)

”اے نبی! مومنوں کو (کافروں سے)
لڑنے کی بار بار زور سے تحریک کرتا رہا اگر تم
میں سے بیس ثابت قدم رہنے والے

(مومن) ہوں گے تو وہ ایک ہزار کافروں غالب
آجائیں گے کیونکہ وہ ایسی قوم ہیں جو سمجھتے نہیں۔
(جبکہ مومن کچھ بوجھ کر اپنے ایمان پر قائم ہیں)۔“

(الأنفال)۔ بحوالہ تفسیر صغیر از میں میاں محمود بشیر الدین ابن
مرزا قادیانی

﴿فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَ
حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ
الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَاللَّهُ أَقْبَلُ بَأْسًا وَ أَشَدُّ
تَنْكِيلًا﴾ (البقرة)

یعنی ”سو تو اللہ کی راہ میں لڑائی کر تجھے اپنے نفس
کے سوا (کسی کا) ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاتا اور (تیرا)
کام صرف یہ ہے کہ (تو مومنوں کو ترغیب دے
بالکل ممکن ہے کہ اللہ کافروں کی جنگ کو روک
دے اور اللہ کی جنگ سب سے بڑھ کر سخت
(ہوتی) ہے اور اس کا عذاب بھی سب سے بڑھ

ظلالِ بروز کی حقیقت

بھی تھا کی تفسیر سے ہی نقل کیا ہے۔ جبکہ جہاد و قتال کے
حوالہ سے تو سینکڑوں آیات قرآنیہ موجود ہیں۔ اب
میں چند احادیث رسول ﷺ آپ کے سامنے پیش کرتا
ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

[عِصَابَتَانِ مِنْ أَمْتِي أَخْزَرَهُمَا اللَّهُ مِنَ
النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ
تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا
السَّلَامُ] (النسائی، الجہاد، باب غزوة الهند)
یعنی ”میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ اللہ

”اس ذات کی قسم“ ہاتھ میں محمد کی جان ہے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ
کے راستے میں جہاد کروں اور شہید کر دیا جاؤں پھر لڑوں اور شہید کر دیا
جاؤں پھر لڑوں اور شہید کر دیا جاؤں پھر لڑوں اور شہید کر دیا جاؤں۔“

قتال ان کو جہنم کی آگ سے بچائے گا ایک وہ
گروہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک وہ
جو یمنی علاقہ کے ساتھ لڑ کر جہاد کرے گا۔“

ایک اور مقام پر فرمان رسول ﷺ ہے کہ
[لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا، يُقَاتِلُ عَلَيْهِ
عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، حَتَّى تَقُومَ
السَّاعَةُ] (مسلم، کتاب الإمامة)

کہ ”یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا مسلمانوں کی ایک
جماعت اس کے لیے قتال کرتی رہے گی یہاں تک
کہ قیامت قائم ہو۔“

انہی آیات اور احادیث مبارکہ کی تفسیر نبی کریم ﷺ
کی اس خواہش سے بھی ہوتی ہے جس کا ذکر امام بخاری رحمہ اللہ
نے بخاری شریف کتاب الجہاد و السیر میں اور امام مسلم رحمہ اللہ
نے صحیح مسلم کتاب الامارۃ میں کیا ہے۔ چنانچہ حدیث
رسول ﷺ اس طرح ہے:

جہاد نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں کئی

جنگوں میں بنس نفیس حصہ لیا یہاں تک کہ غزوہ احد
میں آپ ﷺ کے دانت مبارک بھی شہید ہوئے۔ اسی
طرح جہاد و قتال کے بارے میں قرآن مقدس میں واضح
طور پر یہ حکم ربانی موجود ہے کہ

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كَرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَى
أَنْ تَكُونُوا شِيعًا ۚ وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَى أَنْ
تُحِبُّوا شِيعًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُونَ﴾ (البقرہ)

یعنی ”جنگ کرنا تم پر فرض کیا جاتا
ہے (اور اس حالت میں (فرض)
کیا جاتا ہے) کہ وہ تمہیں ناپسند
ہے اور بالکل ممکن ہے کہ تم کسی
شے کو ناپسند کرتے ہو حالانکہ وہ

تمہارے لیے بہتر ہو۔ (یہ بھی) ممکن ہے کہ تم کسی
شے کو پسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لیے
دوسری چیز کی نسبت بری ہو اور اللہ جانتا ہے تم نہیں
جانتے۔“ (سورۃ البقرہ)۔ بحوالہ تفسیر صغیر از میاں محمود بشیر
الدین ابن مرزا قادیانی

ایک اور مقام پر رب کائنات فرماتا ہے کہ
﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَ يَكُونَ
الدِّينُ لِلَّهِ﴾ (الأنفال)

یعنی ”اور ان (کفار) سے لڑتے جاؤ یہاں تک کہ
جبر کا نام و نشان باقی نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ
ہی کے لیے ہو جائے۔“ (الأنفال)۔ ترجمہ اذقیر صغیر

محترم قارئین! میں نے جہاد و قتال کے احکامات
پر مبنی قرآن مقدس کی صرف دو آیات ہی بمع ترجمہ آپ
کے سامنے پیش کی ہیں اور ترجمہ بھی مرزا قادیانی کے
بڑے بیٹے میاں محمود بشیر الدین جو قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ

کرت (ہوتا ہے)۔ (النساء۔ بحوالہ تفسیر صغیر)

محترم قارئین! یہ ہے نبی آخر الزماں ﷺ کا جہاد و قتال سے تعلق اور ان کی شریعت میں جہاد و قتال کی اہمیت و فضیلت اور فریضیت۔ اب جائزہ لیتے ہیں مرزا قادیانی اور اسکی شریعت کا کہ اس میں جہاد و قتال کی کیا اہمیت ہے؟

جہاد و قتال فی سبیل اللہ اور مرزا قادیانی:

مرزا قادیانی رقم طراز ہے کہ

اب جھوز دو جہاد کا آے دوستو خیال۔

دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے جہاد

مگر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

تم میں سے جن کو دین و دہانت سے ہے پیار

اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

لوگوں کو بتائے کہ اب وقت مسج ہے

اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

(ضمیمہ محمد گزادویہ)

مزید مرزا غلام احمد قادیانی اپنے

مشن کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے دیے

دیے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔

کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد

کا انکار ہے۔“ (مجموعہ اشتہارات)

آنجنابی مرزا قادیانی ایک مقام پر نبی کریم ﷺ

کے جہادی مشن کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

”میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل

سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو

بنادیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت (برطانیہ) کے

زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ مکہ معظمہ میں مل سکتا

ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت

قسطنطنیہ میں۔۔۔۔۔۔ اور جو لوگ مسلمانوں

میں سے ایسے بد خیال جہاد اور بغاوت کے

دلوں میں مخفی رکھتے ہوں میں ان کو سخت نادم اور

بد قسمت ظالم سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔۔ تم چاہو دل میں

مجھے کچھ کہو، گالیاں نکالو یا پہلے کی طرح کافر کا

فتویٰ لکھو مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت

سے دل میں بغاوت کا خیال رکھنا یا ایسے خیال جن

سے بغاوت کا احتمال ہو سکے سخت بد ذاتی اور خدا

تعالیٰ کا گناہ ہے۔“ (تزیان القلوب)

مرزا قادیانی مزید ایک مقام پر رقم طراز ہے کہ

”جنگ سے مراد تلووار بند دق کا جنگ نہیں کیونکہ یہ

توسرا سردانی اور خلاف ہدایت قرآن ہے۔ یہ

جو دین کے پھیلانے کے لیے جنگ کیا جائے بلکہ

اس جگہ جنگ سے ہماری مراد زبانی مباحثات

ہیں جو زری اور انصاف اور معقولیت کی پابندی کے

ساتھ کیے جائیں ورنہ ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے

سخت مخالف ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کیے

جاتے ہیں۔“ (تزیان القلوب)

محترم قارئین! آپ نے جہاد و قتال پر مبنی محمدی

مشن کا بھی مطالعہ کر لیا ہے اور دوسری طرف مرزا قادیانی

یاد رہے کہ جب قادیانیوں سے مسئلہ جہاد اور اس کی مخالفت کے موضوع

پر گفتگو ہوتی ہے تو ان کا ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے جہاد کو

منسوخ قرار نہیں دیا بلکہ اس وقت جہاد کی شرائط موجود نہیں تھیں۔

[الْمَسِيحُ الدَّجَالُ] (سنن ابی داود)

یعنی ”میری امت کا ایک گروہ برابر حق پر لڑتا رہے

گا اور حق کے دشمنوں پر غلبہ پائے گا حتیٰ کہ ان

میں سے آخری گروہ مسیح دجال سے لڑے گا۔“

دوسری حدیث مبارکہ جو اس سے قبل بھی تحریر ہو

چکی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ

”میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

نے ان پر جہنم کی آگ حرام قرار دی ہے ایک وہ

جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ

بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کرے

گا۔“ (سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوۃ الہند)

محترم قارئین! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی

نے بھی تو عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا تھا لیکن اس

حدیث کے برعکس اس نے جہاد و قتال کرنے کی بجائے

اسے حرام قرار دیدیا اور دوسری طرف اگر یزید کو ہی دجال قرار

دیا ہے چنانچہ معروف قادیانی عالم ملک عبدالرحمان خادم

نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا

سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔“ (اشہار چندہ ینارۃ

السبح بحوالہ مجموعہ اشتہارات)

”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ

آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے

وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل

سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کیے

جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں

بچوں اور بڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا

اور پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے

صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا

گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم

موقوف کر دیا گیا۔“ (اربعین نمبر 4)

آئیے! آخر میں مزید دو احادیث بھی ملاحظہ

کر لیں تاکہ ظل اور بروز کی اصل حقیقت واضح ہو سکے۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

کریم ﷺ نے فرمایا:

[لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي

يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى

بَنِي نَافُوْهُمْ، حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ

الْمَسِيحُ الدَّجَالُ.] (سنن ابی داود)

یعنی ”میری امت کا ایک گروہ ہر وقت برابر حق پر لڑتا رہے

گا اور حق کے دشمنوں پر غلبہ پائے گا حتیٰ کہ ان

میں سے آخری گروہ مسیح دجال سے لڑے گا۔“

دوسری حدیث مبارکہ جو اس سے قبل بھی تحریر ہو

چکی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ

”میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

نے ان پر جہنم کی آگ حرام قرار دی ہے ایک وہ

جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ

بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کرے

گا۔“ (سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوۃ الہند)

محترم قارئین! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی

نے بھی تو عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا تھا لیکن اس

حدیث کے برعکس اس نے جہاد و قتال کرنے کی بجائے

اسے حرام قرار دیدیا اور دوسری طرف اگر یزید کو ہی دجال قرار

دیا ہے چنانچہ معروف قادیانی عالم ملک عبدالرحمان خادم

کے جہاد مخالف فتوے بھی ملاحظہ کر لیے ہیں اب آپ خود فیصلہ کیجیے کہ مرزا قادیانی، نبی کریم ﷺ کا ظل اور بروز ہے یا کہ متضاد؟

یاد رہے کہ جب قادیانیوں سے مسئلہ جہاد اور اس

کی مخالفت کے موضوع پر گفتگو ہوتی ہے تو ان کا ایک ہی

جواب ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے جہاد کو منسوخ قرار

نہیں دیا بلکہ اس وقت جہاد کی شرائط موجود نہیں تھیں۔

جبکہ مرزا قادیانی اس کے برعکس واضح طور پر لکھتا ہے کہ

”آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا

کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو

فحش کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے

وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے جس

نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا تھا کہ مسیح

موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں

گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد

ٹریمپ پالیسی کا تجزیہ

ترجمہ: جناب ملک عطاء محمد جنوہ

رہا۔ انقلاب فرانس کے بعد اہل مغرب میں مذہب اور ریاست کے مابین خلیج حائل ہو گئی اور مذہب ہر شہری کا پرائیویٹ معاملہ بن گیا۔ اہل مغرب ۱۵۰۲ء میں افریقہ کے پانچ لاکھ مسلمانوں کو غلامی کا طوق پہنا کر امریکہ سے آئے، جہاں ان کو زبردستی عیسائی بنایا گیا وہاں جمہوری نظام کی بدولت عیسائیوں کا اسلام قبول کرنا قانونی طور پر جرم نہ رہا۔ نائن الیون کے بعد اہل مغرب میں اسلام قبول کرنے والوں کی شرح میں اضافہ ہوا۔ اب ڈونلڈ ٹرمپ نے اسلام کو دہشت گرد کہہ کر اہل اسلام کا مطالعہ کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ مادہ پرستی سے آگے بڑھ کر لوگ اسلامی کی گود میں روحانی سکون حاصل کریں گے رفتہ رفتہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

امریکی صدر ٹرمپ نے انتخابی مہم میں جن پالیسیوں کا اعلان کیا اس نے حلف اٹھانے کے بعد ان پر عمل درآمد شروع کر دیا۔ سات اسلامی ملکوں شامل عراق، ایران، یلیا، صومالیہ، سوڈان اور یمن کے شہریوں کو عارضی طور پر ویزہ دینے پر پابندی عائد کر دی ہے، غیر قانونی امیگریشن کو روکنے اور امریکہ میں موجود غیر قانونی طور پر تارکین وطن کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے میکسیکو کی سرحد پر ۳۲ کلومیٹر دیوار تعمیر کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ وہ خود اس کی نگرانی کریں گے۔

آزادی رائے کی آڑ میں جہاں شعائر اسلام کا مذاق اڑایا جاتا ہے وہاں لبرل طبقہ ٹرمپ کی انتہا پسند پالیسیوں کو جمہوری اقدار کے متناہی اور امریکی آئین کے خلاف کہہ کر بھرپور احتجاج کر رہے ہیں۔ کانگریس کے ارکان میں تند و تیز جملوں سے بحث مباحثہ شروع ہے۔ واشنگٹن کے ڈسٹرکٹ جج نے سات ملکوں کے شہریوں کے داخلہ پر پابندی کے صدارتی آرڈر کو معطل کر دیا ہے۔ امریکہ کی بعض ریاستوں میں علیحدگی کی تحریکیں شروع ہو گئی ہیں۔

”رب کے دربار میں دیو ہے اندھیر نہیں۔“ مسلم دنیا کو چھوٹی ریاستوں میں منقسم کرنے والے امریکہ کی اپنی سلامتی و یکجہتی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اسلام سلامتی کا راستہ ہے امریکی یکجہتی کا راز بھی بلا امتیاز رنگ و نسل و مذہب عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں مضمر ہے۔

تیرے ملک سے باہر نکال دوں گا اور زمین کو باوجود فرانی کے تجھ پر تنگ کر دوں گا۔“ (تاریخ ابن کثیر جلد ۶) اس موقع پر شاہ روم خوفزدہ ہو کر واپس چلا گیا اور مصالحت کا طلب گار بن کر پیغام بھیجا۔

ٹریمپ کا بیان سن کر جمہوری دور کے مسلم حکمرانوں نے وضاحتی بیان تک نہیں دیا کہ اسلام امن و سلامتی کا ضامن ہے دہشت گردی کو اسلام سے نفی کرنا حقائق سے جی جانے کے مترادف ہے۔

روس اپنے حلیف ممالک کا علانیہ ساتھ دیتا رہا لیکن امریکہ نے اپنے مسلم ہلاک کے ساتھ منافقانہ پالیسی

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے حلف اٹھانے کے بعد پہلی تقریر میں کہا کہ وہ مذہب دنیا کو جمع کر کے اسلامی دہشت گردی کو دنیا سے مٹا دیں گے۔

صلیبیوں نے بوسنیا، افغانستان اور عراق میں لاکھوں مسلمانوں کو ہلاک کیا۔ اس میں ان کے مذہب کا قصور نہیں اس لیے کہ عیسائیت کو دہشت گرد کہنا قطعاً غلط ہے۔ اسی طرح چند مسلمان مشتعل ہو کر دہشت گردی میں ملوث ہوں تو اسلام کو دہشت گرد کہنا حقیقت کے برعکس ہے۔

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے جو دہشت گردی کی مذمت کرتا ہے اور بلا امتیاز رنگ و نسل اور مذہب عدل و انصاف اور مساوات کا حکم دیتا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ حکومت اسلامیہ کے دور میں مذہب کے نام پر غیر مسلموں کو ظلم کا نشانہ نہیں بنایا گیا، بلکہ ان کی عزت، جان اور مال کو تحفظ فراہم کیا۔

اس لیے امریکی صدر کا اسلام کو دہشت گرد کہنا صریحاً نا انصافی ہے۔

کسی مسلم حکمران نے ڈونلڈ ٹرمپ کے بیان پر رد عمل کا اظہار نہیں کیا۔ بد قسمتی سے وہ خانہ جنگی میں الجھے ہوئے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے ان کے اختلاف میں بھی موجودہ دور کے مسلمانوں کے لیے حکمت مضمر ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین قصاص عثمان کے معاملہ میں اختلاف ہوا تاریخ کے اس نازک موقع پر جب شاہ روم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصروف پیکار پایا تو وہ عظیم فوجوں کے ساتھ ملک کے بعض حصوں کے قریب آگیا اور ان میں دلچسپی لینے لگا تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے لکھا: ”اللہ کی قسم! اگر تو باز نہ آیا اور اے لعین! تو اپنے ملک کو واپس نہ گیا تو میں اور میرا ام زاد تیرے برخلاف مصالحت کر لیں گے اور میں تجھے

اپنائی بلکہ بہانے تراش کر ان کو ملیا میٹ کرتا رہا اور ان کو نسلی و لسانی اور مذہبی گروہوں میں بانٹ کر یک جہتی و سلامتی کو ٹھیس پہنچاتا رہا۔ جبکہ موجودہ امریکی صدر نے منافقت کا لبادہ اتار کر علانیہ اسلام کو ہدف قرار دیا ہے۔

عصر حاضر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم حکمران بیت المقدس کی آزادی کو مانو بنا کر آپس کے اختلافات دفن کر کے طاعونی طاقتوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ مزید برآں خود انحصاری کی پالیسی اپنا کر مسلم دنیا کو معاشی و دفاعی طور پر مستحکم بنائیں تاکہ کسی طاغوت کو مسلم دنیا پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے متعصبانہ رویہ سے امریکی مسلمانوں کی زندگی و مہجر ہو گئی ہے لیکن اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ بدستور جاری رہے گا۔ خلافت عثمانیہ کے بعد سرکاری سطح پر دعوت و جہاد کا سلسلہ رک گیا لیکن اہل خیر کی مساعی جیلہ سے دعوتی پیغام جاری

دورِ حاضر میں معاشرے کی منصفانہ تشکیل

جناب پروفیسر عبد العظیم جانجناز

معاشرتی مفید کاموں میں خرچ نہیں کر پاتیں، جب کہ اسلام نے اس بات کو بڑی اہمیت دی کہ دولت کا ارتکاز (Concentration) چند ہاتھوں تک محدود نہ رہے، بلکہ وہ زیادہ سے زیادہ تقسیم ہو کر گردش میں رہے۔ دین اسلام میں نفع کا بھی ایک جائز فطری تصور موجود ہے اور نفع خوری کی مد میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے، کیونکہ یہ ایک غیر فطری چیز ہے، خود پیسوں سے پیسے پیدا نہیں ہو سکتے، جب کہ سود خور یہ فرض کر کے نفع یعنی سود وصول کرتا ہے کہ اس کے پیسوں سے لامحالہ پیسوں میں اضافہ ہوگا۔ اس طرح اسلام میں انسانی محنت کو بڑی

زندگی میں تجارت اور معیشت کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اچھی و منافع بخش تجارت مضبوط اور مستحکم معیشت کو جنم دے کر ملک و قوم کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ اسلام دین کامل ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں رہبری و رہنمائی کے لیے جامع اصول و قواعد فراہم کرتا ہے۔ تجارت و معیشت پر شارح اسلام ﷺ نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی، تاکہ اس شعبے کو جھوٹ، دھوکہ دہی، ملاوٹ، جھوٹی قسمیں کھانے اور ذخیرہ اندوزی و منافع خوری جیسی تجارتی خرابیوں سے دور کیا جاسکے۔ پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں کہ: ”جو شخص (تاجر)

آج کل تشہیر و مسائل اور ترغیبی اشتہارات کے ذریعہ مصنوعی طور پر چیزوں کی طلب بڑھائی جاتی ہے، یہ بھی اسلام کی نظر میں پسندیدہ عمل نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے تجارت میں جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے سے منع فرمایا ہے اور کسی چیز کے فائدے کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرنا اور اس کے نقصانات کے پہلو پر پردہ ڈالنا بھی جھوٹ میں داخل ہے، جس کا زبردست مظاہرہ موجودہ دور کے اشتہارات (Edvertisement) میں ہمیں نظر آتا ہے۔

دنیا میں اسلام کے نظام معیشت کے مقابلے میں دو بڑے معاشی نظام (Economical System) وجود میں آئے، ایک اشتراکیت (Socialism) دوسرا سرمایہ دارانہ نظام (Capitalistic System)۔ اشتراکیت نے ستر سالہ تجربہ کے بعد اپنی ہی جائے پیدائش میں دم توڑ دیا اور اگر آج کہیں باقی بھی ہے تو وہاں اس نے اپنے بعض بنیادی تصورات سے ہی سبکدوشی قبول کر لی ہے۔ اشتراکیت کے مقابلے میں اسلام کا تصور یہ ہے کہ بنیادی ضرورتیں سب کو مہیا ہوں، لیکن یہ ضروری نہیں کہ معاشی معیار بھی سب کا ایک جیسا ہی ہو، اس طرح اسلام انفرادی ملکیت کا قائل ہے۔

لیکن افراد پر اس بات کو واجب قرار دیتا ہے کہ وہ اپنے مال میں سماج کا حق محسوس کریں اور مفلس و نادار طبقے کی مدد کریں، زکوٰۃ اور صدقات و خیرات اس کی مختلف اشکال ہیں، ساتھ ہی شریعت اسلامی میں زیادہ تر قدرتی وسائل کو حکومت کی ملکیت قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ اس کا نفع زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے۔ اسی طرح سرمایہ دارانہ نظام بھی اس وقت موت و زیست کی کیفیت میں مبتلا ہے، اس نظام نے افراد کو ایسا بے لگام بنا دیا کہ ان کے لیے کوئی اخلاقی سرحد نہیں رہی، سرمایہ دارانہ نظام کی سب سے بڑی خرابی سود اور قمار بازی کی اجازت ہے جو نفع حاصل کرنے کے غیر فطری طریقے ہیں۔

اس میں مال کو مبالغہ آمیز اہمیت دی جاتی ہے اور مزدوروں کی محنت کو کوئی خاص درجہ مقرر نہیں، یہ نظام ذخیرہ اندوزی کی اجازت دیتا ہے جو معاشرے کے غریب لوگوں کے ساتھ ظلم ہے۔ اس میں مصنوعی طور پر صارفیت

اہمیت دی گئی ہے، فطری اصول یہ ہے کہ جب تک مال کے ساتھ انسانی محنت کی شمولیت نہ ہو، وہ منافع بخش نہیں ہوتا۔ اس اصول پر اسلام میں استثمار (Investment) کے طریقوں میں مضاربت اور مزارعت شامل ہے۔ مضاربت میں ایک شخص کا سرمایہ ہوتا ہے اور دوسرے کی محنت اور مزارعت میں ایک شخص کی زمین ہوتی ہے اور دوسرے کی محنت۔ دونوں صورتوں میں یہ ضروری ہے کہ فریقین کی رضامندی ہو اور یہ کہ محنت کار کے نفع کا تناسب زیادہ رکھا جائے۔

اسلام کے پورے نظام حیات میں اس بات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کہ کوئی ایسا عمل نہیں ہونا چاہیے جو فطرت سے بغاوت پر مبنی ہو۔ اس لیے تلقی جلب، بیع حاضر للبادی، تنہش اور احتکار (Speculation) وغیرہ کو منع کیا گیا، کیوں کہ ان تمام صورتوں میں قیمتوں میں غیر فطری اتار چڑھاؤ پیدا کیا جاتا ہے۔

خریدنا اور بیچنا ہے اسے پانچ خصلتوں یعنی ”سو، اور تقسیم کھانا، مال کا عیب چھپانا، بیچتے وقت تعریف کرنا اور خریدتے وقت عیب نکالنے سے دوری اختیار کرنا چاہیے، ورنہ وہ ہرگز نہ خریدے اور نہ بیچے۔“ اسلامی تعلیمات کی رو سے جو شخص مسلمانوں کے بازار میں تجارتی کاروبار کرتا ہے اس شخص میں کچھ صفات و خصوصیات کا ہونا بہت ضروری ہے یعنی اس میں خرید و فروخت کی عقل و فہم موجود ہو اور وہ (صاحب تفقہ) خرید و فروخت کے احکام کا علم رکھتا ہو۔ اسلام معیشت کے بارے میں یہ بنیادی تصورات فراہم کرتا ہے کہ کسب و عرف یعنی مال کا حاصل کرنا اور اس کا خرچ کرنا افراد اور معاشرے کے لیے نفع بخش ہو، نقصان دہ نہ ہو، اسلام نے ایسی چیزوں کی تجارت سے منع کیا جو لوگوں کے لیے نقصان دہ ہو، جیسے نشہ آور منشیات وغیرہ۔ اسلام تجارت میں احتکار (Speculation) سے منع کرتا ہے، اس طرح خرچ کرنے میں بھی فرد اور معاشرے کو نفع و نقصان کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ فضول خرچی کی ممانعت اس لیے کی گئی ہے کہ اس سے تو میں معاشی پسماندگی میں مبتلا ہوتی ہیں اور تعلیم و صحت اور دیگر

کو بڑھایا جاتا ہے اور اشتہارات اور بے جا ترغیبات کے ذریعہ معاشرے کا مزاج بنایا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ضروریات پر قانع نہ رکھے، بلکہ خواہشات کا غلام بن جائے اور اپنی صلاحیت سے زیادہ خرچ کرے تاکہ سرمایہ داروں کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچے، اب چاہے غریب و نادار طبقے کے لوگ قرض اور فضول خرچی کے بوجھ کے نیچے دب کر رہیں کیوں نہ مر جائیں۔ جب کہ اسلام کا معاشری نظام انسانیت کی حقیقی فلاح و بہبود اور معاشری اعتبار سے عدل کے قیام کا مظہر ہے، اسلام نے مثبت طور پر رزق کی جدوجہد کی ترغیب دی اور اسے ہر مسلمان پر فرض کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو اپنی روزی کی تلاش سے غافل ہو کر سوئے نہ ہو“۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا کو جائز طریقے سے حاصل کرتا ہے کہ سوال سے بچے اور اہل و عیال کی کفالت کرے اور ہمسایہ کی مدد کرے تو قیامت کے دن جب وہ اٹھے گا تو اس کا چہرہ چودہویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔“

درحقیقت اسلام کا مزاج مغرب کی تمام معاشری تحریکات سے منفرد اور جداگانہ ہے، وہ ہر فرد اور پوری امت کی توجہ کو معاشری وسائل کی ترقی اور پیداواری امکانات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے میں مرکوز کرتا ہے۔ معاشرت میں انصاف اور آزادی کے قیام کے ساتھ ساتھ غربت و افلاس کا انسداد کر کے بہتر معاشری زندگی کا قیام ممکن بناتا ہے۔ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں رزق حلال کی جتنی اہمیت بیان کی گئی ہے، وہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اسلام کے معاشری نظام میں صرف جائز اور حلال رزق کے فروغ کی سہائی ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی نے بھی اپنے ہاتھ کے کمائے ہوئے عمل سے زیادہ بہتر طعام نہیں کھایا، اللہ کے نبی سیدنا داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔“ اسلام نے معاشری جدوجہد کو حلال و حرام کا پابند کیا ہے، یہ ایک ایسا اصول ہے جس سے دوزخ و جہنم کی معاشیات قطعاً نا آشنا ہے، اسلامی معیشت میں صرف کی تکثیر کی جگہ اس

پیو مگر اسراف نہ کرو۔ اسلام دولت کے ارتکاز کو پسند نہیں کرتا اور اس بات کا انصرام کرتا ہے کہ مختلف معاشرتی، ادارتی، قانونی اور اخلاقی تدبیر سے دولت کی تقسیم زیادہ سے زیادہ منصفانہ ہو اور پورے معاشرہ میں گردش کرے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق اپنا مال ان لوگوں میں تقسیم کرو جن کا حق مقرر کیا گیا ہے۔

درحقیقت اسلام جہاں معاشری ترقی کا خواہاں ہے وہاں دینی، روحانی اور اخلاقی ہدایات کا معلم بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کر کے للاحی نظام معیشت کا قیام ممکن نہیں، اس لیے اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ انسان حصول مال کی خاطر شتر بے مہار بن جائے اور حلال و حرام کا امتیاز ہی ختم کر ڈالے۔ آج اسلامی تعلیمات سے نا آشنا بعض طبقے یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ معیشت و تجارت کے بارے میں اسلامی احکام پر عمل کرنے سے ہمارا سارا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا اور ہم معاشری اعتبار سے بہت پیچھے رہ جائیں گے، مگر وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ حقیقی اور دیرپا ترقی کے لیے تجارتی سرگرمیوں کو مناسب اصول و ضوابط کے دائرہ میں رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

اقتصادی ماہرین کے نزدیک ہمارے موجودہ معاشری و اقتصادی بحران کا بنیادی سبب معاشری سرگرمیوں کا اخلاقی قیود اور پابندیوں سے مستثنیٰ ہونا ہے، اگر یہ ناقدین اسلام کے تجارتی احکام کا حقیقت پسندی سے جائزہ لیں تو خود گواہی دیں گے کہ اسلامی طریقہ تجارت میں شتر بے مہار آزادی، ہوس، مفاد پرستی اور خود غرضی کو کنٹرول کرنے کا شاندار نظام اور طریقہ کار موجود ہے جو معاشرے کے اجتماعی مفادات کا تحفظ کرتا ہے اور معاشری بے اعتدالیوں اور ناہمواریوں کو روکتا ہے۔ آج بھی ہم اپنی تجارت و معیشت کو اسلام کے ان جامع اصولوں کی روشنی میں صحت مند بنیادوں پر استوار کر کے ایک مضبوط و مستحکم معیشت کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ یاد رکھیں! جب تک کسی معاشرہ کے معاشری اور مالی معاملات مناسب اصول و ضوابط کے پابند نہ ہوں، اس وقت تک اس معاشرہ کی مصفاۃً تکمیل ممکن نہیں ہو سکتی۔

درحقیقت اسلام جہاں معاشری ترقی کا خواہاں ہے وہاں دینی، روحانی اور اخلاقی ہدایات کا معلم بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کر کے للاحی نظام معیشت کا قیام ممکن نہیں، اس لیے اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ انسان حصول مال کی خاطر شتر بے مہار بن جائے اور حلال و حرام کا امتیاز ہی ختم کر ڈالے۔

کے لیے ان سب سبب کا حصول پیش نظر رہتا ہے اور ایک حقیقی للاحی معیشت ظہور میں آتی ہے۔ اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک حرمت رہا ہے جو معاشری ظلم کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، اسلام میں سود کو اس کی ہر شکل میں حرام قرار دیا ہے اور اس کے لینے والے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا ہے۔ درحقیقت اسلام نے تجارتی اخلاقیات کا ایک ضابطہ پیش کیا ہے، اسلام تجارتی لین دین میں دیانت داری اور خدا ترسی کے جذبات کو فروغ دیتا ہے اور ان تمام ذرائع کو ممنوع قرار دیتا ہے جو ظلم و زیادتی اور دوسروں کی حق تلفی پر مبنی ہوں، اسلام تجارت کے سلسلے میں باہمی آزاد رضامندی کی تلقین کرتا ہے، تجارت کی بنیاد تعاون و باہمی پر ہے، اس کے ساتھ ساتھ دیانت، جائز اور مباح کی تجارت، ذخیرہ اندوزی کی ممانعت، اسراف کی بندش بھی عائد کرتے ہوئے کہتا ہے: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا﴾ ”کھاؤ اور

اسلامی معاشیات کا ایک اساسی اصول یہ ہے کہ تمام انسانوں کے لیے معاشری سہولتیں فراہم کی جائیں، قدرت کے ودیعت کردہ وسائل کو ترقی دی جائے، رزق کے مخزنوں کو چند ہاتھوں میں اس طرح مرکوز نہ ہونے دیا جائے کہ دوسروں پر اس کے دروازے بند ہو جائیں۔ اسلام کے معاشری نظام کے مثبت معاشری مقاصد میں غربت کا انسداد اور تمام انسانوں کی معاشری جدوجہد کے مساوی مواقع فراہم کرنا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلام سب کو حصول رزق کے مواقع عطا کرنے اور مثبت طور پر ایسی حکمت عملیاں بنانے کی تاکید کرتا ہے جس سے غربت و افلاس ختم ہو اور انسانوں کو ان کی بنیادی ضروریات لازماً حاصل ہوں اور ان تمام ذرائع کو ممنوع قرار دیا ہے جو ظلم و زیادتی اور دوسروں کی حق تلفی پر مبنی ہوں۔ اسلام محض افلاس، غربت، معیار زندگی کے گرنے کے خطرات اور قلت وسائل کے غوغاء سے انسان کشی اور نسل کشی کی پالیسی کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن واضح تنبیہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ: ”تم اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ہی ان کو رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی، ان کا مارنا بڑی خطا ہے۔“

یادِ رفکان

مولانا محمد اسماعیل سلفی

جناب مولانا محمد یوسف انور

تحریر

سے بھی اکتساب فیض ہو سکے اور یہ بھی معلوم ہو سکے کہ وہ کس قدر ذوقِ لطیف کے مالک اور شفیق رہنما تھے۔

مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ اپنی خدا داد صلاحیتوں کے باعث خلوص و قناعت، زہد و تقویٰ، علم و عمل، تحقیق و دانش، محدثانہ شان و عظمت، دعوت و ارشاد اور تصنیف و تالیف کے اعتبار سے مجسمہٴ محسن و خصائل تھے۔ جن کے اوصاف حمیدہ بڑے بڑے اصحاب فکر و نظر اور قلم و قراطس کے شہسواروں نے سینکڑوں صفحات پر مشتمل تصانیف و رسائل کی صورت میں قلمبند کیے ہیں۔ خصوصاً محترم حافظ شاہد محمود رحمۃ اللہ علیہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی) نے جس محبت و عقیدت سے مولانا مرحوم کی سوانح، مقالات اور نگارشات کو مرتب کیا ہے اس کی مثال و نظیر بہت کم ملتی ہے۔ (اللہ کرے زور قلم اور زیادہ) بندہ عاجز ان سطور کے راقم کو یہ شرف ضرور حاصل ہے کہ مولانا ممدوح سے بیشتر مجالس و محافل میں ملنے جلنے اور ان کی فصیح و بلیغ گفتگو سننے کے مواقع میسر آئے اور جماعتی سطح کی بہت سی تبلیغی

آج سے چار پانچ عشرے بیشتر جب ہم کسی مقام کے سالانہ جلسے یا کانفرنس کا اشتہار دیکھتے تو ان میں مدعوین علمائے کرام میں سے چار اسمائے گرامی سرفہرست ہوتے، حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی، حضرت حافظ محمد اسماعیل ذبیح، حضرت حافظ محمد اسماعیل روپڑی اور حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شاہ مشہدی (حضرت شاہ محمد شریف گھڑیلوی امیر جماعت اہل حدیث متحدہ پنجاب کے چھوٹے صاحبزادے) رحمہم اللہ اجمعین۔ اب کئی برسوں بعد ان کی یادوں کے درپچے واہوئے ہیں۔ یہ حضرات عالی اقدار اپنے اپنے وقت پر اللہ تعالیٰ

برصغیر پاک و ہند کے عظیم رہنما اور فضل و کمال کی یگانہ روزگار علمی شخصیت حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۰ فروری ۱۹۶۸ء کو گوجرانوالہ میں انتقال فرمایا تھا۔ شہر کے نو تعمیر وسیع و عریض اسٹیڈیم میں ان کی نماز جنازہ مولانا حافظ محمد یوسف لکھنؤوی نے نہایت الحاح و زاری سے پڑھائی تھی۔ اس روز شہر بھر میں ہڑتال تھی۔ ہر بازار و گلی کوچہ سے سینکڑوں لوگ نماز جنازہ میں شرکت کرنے کے لیے اسٹیڈیم کی طرف رواں دواں تھے۔ صورت حال یہ تھی کہ اسٹیڈیم بھر کر گرد و نواح چاروں طرف باہر بھی لا تعداد صفیں تھیں۔ تمام مکاتب فکر

کے ممتاز علماء اتحاد و سیاسی و فلاحی تنظیموں کے رہنما اور گوجرانوالہ کے مضافات و اطراف و اکناف سے شرکائے جنازہ کا ایک بحرِ ذخار موجود تھا۔ ہر آنکھ نم تھی۔ اگلے روز اخبارات

بہر حال ہمارے پیش نظر حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدماتِ دینیہ اور فکر و دانش کی کچھ جھلک ذکر کرنا مقصود ہے تاکہ نئی نسل کو ان کی جماعتی، تنظیمی و تبلیغی بے پناہ مصروفیات سے واقفیت ہو سکے۔ تاکہ ان کے درخشاں نقوش مشعل راہ بنائے جاسکیں۔

و اکناف سے ممتاز علماء اور احباب کو مدعو کر کے لاہور جامعہ تقویۃ الاسلام میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے نام سے تنظیم کی داغ بیل ڈالی جس کے صدر مولانا غزنوی اور ناظم اعلیٰ مولانا سلفی منتخب کیے گئے۔ ابتداء میں پروفیسر عبدالقیوم ناظم رہے اس وقت حالات کشیدہ تھے۔ تقسیم ملک کے سبب مہاجرین اور تارک وطن لوگ رہنے سہنے کے لیے مکانات کی تلاش اور کاروبار کے لیے وسائل ڈھونڈنے میں مصروف تھے لیکن ہمارے ان اسلاف نے مسلک اہل حدیث کی اشاعت و تبلیغ اور درس و تدریس کا بیڑا اٹھایا، ملک میں دورے کر کے کولوں کناروں سے نکال کر افراد جماعت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا، ان کی ضلعی و شہری تنظیمیں قائم کیں اور مساجد و مدارس کا ایک قسم کا جال بچھایا۔

ان جماعتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ملکی سیاست میں قومی اسمبلی میں قرار داؤ مقاصد کے پاس کرنے اور

کے حضور پہنچ گئے لیکن ان کے سحر انگیز خطابات اور دلآویز تقاریر اب بھی کانوں میں رس گھول رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی گونا گوں حسنت کو قبول و منظور فرما کر بخشش و غفران سے نوازے۔ دورِ حاضر میں المناک صورتِ حال یہ ہے کہ ہم جب اپنی کوتاہیوں، مصلحتوں اور دین سے برائے نام لگاؤ کو دیکھتے ہیں تو بقول اقبال کہنا پڑتا ہے۔

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا
تجھے اپنے آباء سے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارا
بہر حال ہمارے پیش نظر حضرت مولانا محمد اسماعیل

سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدماتِ دینیہ اور فکر و دانش کی کچھ جھلک ذکر کرنا مقصود ہے تاکہ نئی نسل کو ان کی جماعتی، تنظیمی و تبلیغی بے پناہ مصروفیات سے واقفیت ہو سکے۔ تاکہ ان کے درخشاں نقوش مشعل راہ بنائے جاسکیں اور ان کے فضل و کمالات

نے شہر سربینوں سے نماز جنازہ کے غنماک مناظر تحریر کیے۔ آغا شورش کاشمیری جو اپنے جگری دوست مدیر نوائے وقت جناب مجید نظامی کے ہمراہ جنازہ میں شریک تھے انہوں نے کہا کہ

”ہمیں آج پتہ چلا ہے کہ محدث کا جنازہ ایسے اٹھتا ہے۔“

ہر شخص کا دل چاہتا تھا کہ مولانا مرحوم کا متبسم اور نورانی چہرہ دیکھتا چلا جائے، ان سطور کا راقم بھی شبان اہل حدیث کے نوجوانوں کے ہمراہ جنازہ میں شمولیت کی سعادت رکھتا ہے۔ شرکائے جنازہ کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہی ہوگی۔

مولانا مرحوم کو ہم سے جدا ہوئے سالہا سال بیت چکے ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

کبے دیتی ہے شوفی نقش پا کی
ابھی اس راہ سے گیا ہے کوئی

قیام پاکستان کے مقصد وحید نظام اسلام کے نفاذ کے سلسلہ کی تمام تر کاوشوں میں دینی جماعتوں کے ساتھ روابط و مشاورت میں بھی پیش پیش رہے۔ نفاذ اسلام کا تقاضا جب دینی حلقوں سے بڑھتا چلا گیا تو مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزماں نے یہ بڑھ ہانگی کہ ہم کس فرقے کا اسلام نافذ کریں جبکہ ان فرقوں کے درمیان کئی قسم کے اختلافات اور باہم تفریق و انتشار کی فضا کا زور ہے۔ ایسے میں امیر مرکزی جمعیت اور مجلس احرار پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا سید محمد داود غزنوی نے پیش رفت فرمائی اور مجلس احرار کے ناظم دفتر مولانا مجاہد الحسنی کے ذریعے تمام مکاتیب فکر کے جلیل القدر علماء کے نام پیغام بھیجا کہ ہم متحد ہو کر چوہدری خلیق الزماں کے چیلنج کا جواب دیں۔ چنانچہ مولانا غزنوی کی اس تحریک و ترغیب پر کراچی میں مولانا سید محمد سلیمان ندوی کی صدارت میں علماء کا اجلاس منعقد ہوا۔ تمام مکاتیب فکر کے ممتاز علماء میں

تھے۔ اس کمیشن نے اپنی سفارشات چند ہفتوں بعد پیش کر دیں لیکن بعد افسوس کہ ان کے نفاذ کا موقع نہ آنے دیا گیا اور جنرل ضیاء الحق کو ایک طیارہ کے سانحہ میں رفقائے سمیت ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح اسلامائزیشن کا بہت سارا کیا گیا کام اور تفصیلات ضائع کر دی گئیں۔ ع

بسا آرزو ہا کہ خاک شدہ! شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ بحر العلوم تھے لیکن مختلف فقہی مذاہب کا تو انہیں گہرا مطالعہ تھا چنانچہ اپنے ایک مقالہ ”تحریک اہل حدیث کا مد و جزر“ میں رقم طراز ہیں:

”جہاز بخارا، مصر اور مغرب میں حدیث کا دور دورہ تھا، لوگ حدیث پڑھتے اور پڑھاتے تھے حفظ و ضبط کی مجلسیں گرم ہوتیں، مدارس میں ”حدیثا“ اور ”خبرنا“ کے غلغلے بلند تھے کہ یکا یک جہاز اور مصر میں امام شافعیؒ کے حفظ و ذکا کا اثر بڑھا، سوڈان سے اندلس تک امام مالکؒ

حضرت مولانا محمد اسماعیلؒ کی تحریروں اور نگارشات عالیہ سے مسلک اہل حدیث کی حقانیت و صداقت کھل کر اور واضح ہو کر سامنے آتی ہے بڑی بڑی کانفرنسوں اور سالانہ جلسوں میں اکثر حضرت مولانا موصوف خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زعماء مولانا غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیائی اور مولانا محمد حنیف ندوی نے شرکت فرمائی۔ مجموعی

طور پر ان ۳۳ علماء نے ۲۲ نکات متفقہ طور پر مرتب کیے اور حکومت کے سامنے ان کو پیش کر کے حجت قائم کی کہ ہم سب مکاتیب فکر بشمول اہل حدیث، دیوبندی، حنفی بریلوی اور شیعہ متفق و متحد ہیں ان نکات کی اساس و بنیاد پر ملکی آئین کو ڈھالا جائے لیکن افسوس کہ نال منول کی نذر پر اہم کام ہوتا رہا۔ بالآخر صدر جنرل ضیاء الحق کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے ان نکات کو آئین کا حصہ بنایا اور علماء کی مشاورت سے بعض اسلامائزیشن کے اقدامات بروئے کار لائے گئے جن میں زکوٰۃ و عشریت المال اور وفاق المدارس کا نظام قائم کیا گیا۔ اس سلسلہ میں امیر جمعیت مولانا معین الدین لکھوی، مولانا عبدالرحیم اشرف اور میاں فضل حق (رحمہم اللہ اجمعین) کی صدر جنرل ضیاء الحق سے بار بار ملاقاتیں ہوئیں اور ان کے نتیجے میں مندرجہ بالا اقدامات عمل میں لائے گئے۔ انہی ایام میں جنرل صاحب نے مولانا ظفر احمد انصاری کی سربراہی میں انصاری کمیشن بنایا جس کے رکن مولانا معین الدین بھی

کے مسلک فقہ کا اقتدار قائم ہوا، کوفہ سے ایران اور پھر اقصائے ہند میں امام ابوحنیفہؒ کی علمی ضیاء باریوں نے اپنا اثر ظاہر کیا، نجد اور اس کے قرب و جوار میں امام احمد بن حنبلؒ کی قربانیاں اپنا رنگ لائیں، اس کے علاوہ بھی بعض ائمہ اجتہاد نے کئی علاقوں پر اپنا اثر ڈالا جیسے امام اوزاعیؒ ابن جریر طبریؒ حافظ ابن خزیمہؒ داؤد ظاہریؒ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان بزرگوں کے فہم اور طریق فکر کو بھی حدیث فہمی میں ضروری قرار دیا گیا۔ ابتداء میں یہ خیال تھا کہ ان حضرات کے افکار کا نتیجہ ذہن کو لغزش سے بچا سکے گا لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ یہ فکر مندی خود ایک لغزش بن گئی اور سنگ میل سنگ راہ ہو گیا۔

ائمہ حدیث اور فقہاء کے مباحث احناف اور شوافع کے مناقشات اسلام کی خدمت کی بجائے بعض مقامات پر اسلام کے لیے نقصان دہ ثابت ہوئے قرآن و سنت کے نصوص باہم تقسیم ہو گئے۔ بقول شاہ ولی اللہ: ”ابتدائی چار سو سال تک تقلید شخصی اور جمود کم تھا“

بلکہ پہلی صدی میں آج کی مروجہ تقلید کا رواج ہی نہیں تھا، اواخر صدی میں امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ پیدا ہوئے تھے پھر بتدریج ائمہ کے مسالک کا رواج ہوتا گیا۔“ (حجۃ اللہ البالغہ)

مولانا مزید لکھتے ہیں کہ ”اس وقت اہل حدیث علماء کے سامنے اہم مسئلہ یہ تھا کہ لوگ قرآن عزیز اور سنت مطہرہ کی پابندی کریں۔ اگر ان کے سمجھنے میں مشکل پیش آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ کی روش پر اسے سمجھا جائے۔ فہم میں جمہود اور تقلید پیدا ہونہ آزادی اور آوارگی راہ پائے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ اور اس کے فتوؤں میں وقت کے مصالح کی بنا پر وسعت قائم رہے علماء کے فتوؤں کو قرآن اور سنت کا قائم مقام نہ سمجھا جائے۔ سنن داری کے ابتدائی ابواب پر غور فرمائیے:

[باب اجتناب اہل الهواء والبدع والخصومة، باب اجتناب الهواء وفضل العلم والعلماء، باب التوبیخ لمن یطلب العلم لغیر اللہ]

ان تمام ابواب اور سلف اہل علم کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ کتاب و سنت کے بعد ائمہ سلف کے طریق کی پابندی سمجھتے ہیں شخصی آراء و افکار اور تقلید جاد سے اذہان کو ہر قیمت پر آزاد رکھنا چاہتے ہیں لیکن اہل بدعت کی سی ذہن میں آوارگی کسی قیمت پر بھی پسند نہیں کرتے۔ اس وقت کے اہل حدیث علماء کے سامنے چند کام تھے احادیث نبویہ کا حفظ اور ضبط، احادیث میں تفقہ اور استنباط بدعات اعتقاد پر اور عملیہ سے کلیتہاً پرہیز۔

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ائمہ حدیث کا مذہب کیا ہے تو آپ نے فرمایا: ”علمائے محدثین بیک مذہب از مذاہب مجتہدین پابند نے باشند بس بعض اعمال ایشاں مطابق کتب فقہ سے باشند و بعض دیگر مطابق کتب دیگر۔“ (فتاویٰ عزیزی)

حضرت مولانا محمد اسماعیلؒ کی تحریروں اور نگارشات عالیہ سے مسلک اہل حدیث کی حقانیت و صداقت کھل کر اور واضح ہو کر سامنے آتی ہے بڑی بڑی کانفرنسوں اور

منزل کی تمنا ہے تو کرجہ مسلسل..... خیرات میں جَبہ و دستار نہیں ملتے

کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توحید کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔ دوران خطبہ میاں محمود عباس ناظم پنجاب بھی تشریف لائے اختتام خطبہ پر انہوں نے امامت بھی کروائی۔ بعد ازاں میاں صاحب نے محترم بٹ صاحب کا شکریہ بھی ادا کیا اور مختصر انداز میں بٹ صاحب کی جماعتی خدمات کو خراج تحسین بھی پیش کیا۔ ناظم ضلع دادارہ کی جانب سے دعوت پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع قصور کے کافی احباب تشریف لائے۔ ظفر عباس نوید سینئر نائب ناظم ضلع، خلیل الرحمن نائب ناظم ذیلی تنظیمات ضلع، محمد سرور بھٹی ناظم تحصیل چٹوکی، احمد بیٹو سینئر نائب ناظم تحصیل چٹوکی اور عبداللہ زمان نائب ناظم خدمت خلق ضلع، سردار لیاقت علی راشد اور دیگر جماعتی و سیاسی احباب اور اہل علاقہ نے بھرپور شرکت کی۔

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ قصور میں ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع قصور کی دعوت پر شیر اسلام مولانا محمد نعیم بٹ صاحب سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مدرسہ دارالقرآن جامعہ محمدیہ چھانگا مانگا روڈ جہلم موڈ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ المبارک ارشاد فرمایا۔ دوران خطبہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جو تعلیم لے کر مبعوث کیے گئے وہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے اور وہی نجات کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی ایک تفصیل حدیث بیان کی جو کہ ۲۰ شتوں پر مشتمل ہے اور اس کی پہلی شق کلمہ طیبہ یعنی توحید پر مدلل گفتگو کی۔ انہوں نے باطل عقائد پر کڑی تنقید کرتے ہوئے غیر اللہ کے سامنے سربسجود ہونے کی بھرپور انداز میں نفی کی اور قرآن و سنت کے حاملین کو مبارکباد دی کہ آپ بڑے خوش نصیب ہیں

سالانہ جلسوں میں اکثر حضرت مولانا موصوف خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تو اہل حدیث کا امتیازی منہج اور فقہی مذاہب سے اس کا تقابل مختصر وقت میں ایسے بیان فرماتے کہ کوزے میں دریا بند کر دیتے۔ ان کے گوجرانوالہ میں خطبات جمعہ اور فجر کے بعد درس قرآن مجید کی بہاریں جن لوگوں نے دیکھی اور سنی ہیں وہ انہیں بھلا نہیں سکتے۔ بعض مشکل ترین موضوعات و اشکال کو نہایت مختصر اور جامع پیرائے میں مدلل طور پر سامعین کے گوش گزار کر دینا ان کا عام معمول تھا۔ اگر کسی حلقے کی طرف سے حدیث پر یا مسلک اہل حدیث پر حرف آتا دیکھتے تو فوراً اس کا جواب اخبارات و جرائد میں اور تقاریر میں بھی دیتے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ مولانا مودودی ”ترجمان القرآن“ میں یا اخبارات میں کوئی ایسا فتویٰ دیتے جس سے علمی حلقوں میں مغالطے پیدا ہوتے اور تشریحات قرآن و سنت سے مطابقت نہ رکھتے تو مولانا علیہ الرحمہ اس کا دلائل سے تعاقب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے کہ

”مولانا مودودی سیاسیات میں رہیں اور دستور

اسلامی کے نفاذ کی ننگ و تاز کرتے رہیں ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن خدا را فتویٰ بازی سے پرہیز کریں کیونکہ ہمیں پھر میدان علم میں آنا پڑتا ہے اور عوام کے لیے مسائل کی نوعیت اور صراحت کرنا پڑتی ہے۔“..... (جاری)

عظیم خوشخبری

31 مارچ بروز جمعہ المبارک بعد نماز مغرب تا رات گئے 5 ویں سالانہ محفل حمد و ثنیت و شریعت تاجدار مدینہ کانفرنس منعقد ہوگی۔ خصوصی خطاب امیر محترم علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ۔ دیگر علماء کرام: قاری محمد حنیف ربانی، مولانا عبداللہ شاہ مفتی کفایت اللہ شاہ کز، حافظ محمد عثمان شاہ کز، پروفیسر ڈاکٹر سید امجد علی شاہ مولانا محمد اکرم زہد بھٹوی خطابات فرمائیں گے۔

منجانب: ابو حظلہ عبدالغنی محمدی مہتمم مرکز ہذا

امیر ضلع قصور کی جماعتی سرگرمیاں

امیر ضلع قصور مولانا عبدالرشید اصغر نے ضلعی کابینہ کے تمام اراکین کو تاکید کی ہے کہ وہ جملہ ہفت روزہ اہل حدیث کے لازمی معاون بنیں کیونکہ ہفت روزہ اہل حدیث کی توسیع اشاعت ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم پریس سیکرٹری ضلع قصور

ضروری اعلان

آج کل بعض خطباء حضرات مختلف جگہ ہونے والے جلسوں اور پروگراموں میں تمام شرعی و اخلاقی حدود کو پھلانگ کر مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کی قیادت کے خلاف بے بنیاد اور ناروا الزام تراشی اور ہرزہ سرائی کر رہے ہیں جن میں طارق محمود یزدانی، مشتاق چیمہ اور عبدالرؤف یزدانی و بعض دیگر شامل ہیں۔ احباب جماعت کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ انہیں اپنے جلسوں اور پروگراموں میں شرکت کی دعوت دینے سے گریز اور اعراض فرمائیں۔

طارق محمود یزدانی اور مشتاق چیمہ کی برطرنی

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر جناب پینئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے اپنے دستوری اختیارات اور مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 19 فروری 2017ء کے متفقہ فیصلہ کی رو سے طارق محمود یزدانی اور مشتاق چیمہ کو بالترتیب مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گجرات کی امارت اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ کے سرپرست کے عہدہ سے برطرف کر دیا ہے۔ مرکزی امیر اور مجلس عاملہ نے یہ اقدام ان دونوں کے جماعتی فیصلوں، امیر محترم کی ہدایات اور جماعتی مفاد کے خلاف مسلسل سرگرمیوں کی وجہ سے کیا ہے۔

اعلان تقرری

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر پینئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے ضلع گجرات کی تنظیم نو کے لیے آرگنائزنگ کمیٹی قائم کی ہے جس کے چیف آرگنائزر جناب سید الطاف الرحمن شاہ ہوں گے۔ جبکہ حافظ انعام اللہ کنجاہی، قاری محمد زبیر اور سید شاہ عبداللہ شاہ اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔ یہ کمیٹی چھ ماہ کے بعد تنظیمی کارکردگی کی رپورٹ پیش کرے گی۔ (منجانب: حافظ بابر فاروق رحیمی ناظم مرکزی سیکرٹریٹ، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان)

”قاتل عشق“ کی تباہ کاریاں

اقدام بھی اٹھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے وہ المیہ کہ جو انتہائی خاموشی سے ہمارے مستقبل کو چاٹ رہا ہے۔ خاندانی نظام کو تباہ کر رہا ہے اور ہر روز کئی قیمتی جانوں کو نگل رہا ہے۔ بیمار ذہن افراد عشق و محبت کے جال میں پھنسا کر تصاویر اور ویڈیوز بناتے اور بلیک میل کرتے ہیں۔ والدین جو کہ دن رات محنت کر کے گھروں کا چولہا جلاتے ہیں انہیں احساس ہی نہیں ہو پاتا کہ ان کی پیاری اولاد کن راہوں کی مسافر بن چکی ہے۔ الیکسٹرانک میڈیا، فلم انڈسٹری اور اب سوشل میڈیا نے محبت کی ان کہانیوں کو ابھارنے میں اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔ ایک ساتویں

گذشتہ دنوں اخبارات میں نمایاں طور پر چھپنے والی دو خبریں ہمارے معاشرتی ایلے کی عکاس ہیں۔ اسلام آباد میں کلاس ٹیچر کے عشق میں مبتلا ساتویں جماعت کے طالب علم اسامہ نے خود کو گولی مار کر خودکشی کر لی۔ اطلاعات کے مطابق بارہ سالہ طالب علم ٹیچر کے عشق میں مبتلا تھا اور سمجھانے پر خود کو گولی مار کر زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ پولیس کے مطابق اسامہ نے مرنے سے قبل ٹیچر کے نام ایک خط لکھا تھا جو اس نے چھوٹے بھائی کو دے کر کہا کہ باہر جا کر 100 تک گنتی گنو جب 100 تک گنتی ختم ہو جائے تو یہ خط ٹیچر کو دے دینا۔ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں کہ جب کوئی

الیکسٹرانک میڈیا، فلم انڈسٹری اور اب سوشل میڈیا نے محبت کی ان کہانیوں کو ابھارنے میں اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔ ایک ساتویں کلاس کا طالب علم بھلا کس طرح ان جذبات سے آشنا ہوا کہ اسے ایک انجان محبت کی ناکامی پر اپنی جان کا خاتمہ کرنا پڑا۔

کلاس کا طالب علم بھلا کس طرح ان جذبات سے آشنا ہوا کہ اسے ایک انجان محبت کی ناکامی پر اپنی جان کا خاتمہ کرنا پڑا۔ یہ سب اسے میڈیا نے سکھایا۔ اس نے کوئی ڈرامہ دیکھا ہوگا، کسی فلم میں ایسا ہوا ہوگا یا پھر سوشل میڈیا کے کسی ویڈیو کلپ نے عشق، محبت، جذبات اور پھر ناکامی پر خودکشی تک رہنمائی کی ہوگی۔ میڈیا کے زیر اثر اس ”عشق“ کے کاروبار میں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔ چڑھتی جوانی کی ایک اچھی خاصی تعداد پڑھائی سے زیادہ وقت اور پیسہ اس کی آبیاری میں اڑاتی ہے۔ نت نئے فیشن آزمائے جاتے ہیں، والدین کو بے وقوف بنانے کے بہانے گھڑے جاتے ہیں، کلاسز چھوڑ کر کسی پبلک پوائنٹ پر وقت برباد ہوتا ہے۔ جب گھر جانا ہی پڑے تو پھر موبائل اور سوشل میڈیا کے ذریعے راتوں کی نیند اور آرام و سکون کے لئے میسر لمحات کو ضائع کیا جاتا ہے۔ والدین بیچارے دن بدن بڑھتے اخراجات کو اس امید پر

”قاتل عشق“ کے ہاتھوں زندگی کی بازی ہارا ہو۔ ابھی چند روز پہلے ہی حیدر آباد یونیورسٹی میں ماسٹرز کی ایک طالبہ نے ہاسٹل کے کمرے میں پھندا لیکر خودکشی کر لی۔ وہ ایک لیکچرار سے شادی کرنا چاہتی تھی، انکار برداشت نہ کر سکی اور زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ کچھ عرصہ قبل کراچی میں دسویں کلاس کے ایک جوڑے نے ”عشق“ کے ہاتھوں مجبور ہو کر اجتماعی خودکشی کی تھی۔ یہ صرف چند مثالیں ہیں اگر آپ اس موضوع پر تحقیق شروع کر دیں تو چند روز کے اندر درجنوں ایسے جھگڑے، قتل و غارت، خاندانی چپقلش کے واقعات اور خونی حادثے دیکھیں گے کہ جس کی وجہ کوئی نہ کوئی پروان چڑھتا، ناکام ہوتا یا بغاوت کر کے گھر بار چھوڑتا ”عشق“ ہوگا۔ کسی بھی سرکاری یا پرائیوٹ تعلیمی ادارے میں جائیں تو سربراہ آپ کو ایسے کئی قصے سنا دے گا کہ جنہیں سن کر آپ کے چودہ طبق روشن ہو جائیں گے کہ ہماری نوجوان نسل تو ایک طرف بچے بھی عشق و محبت کی ان راہوں کے مسافر بن چکے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں لڑائیاں ہوتی ہیں، دشمنیاں پالی جاتی ہیں، عزتیں پامال ہوتی ہیں جبکہ مایوسی یا ناکامی میں خودکشی تک کا انتہائی

برداشت کرتے ہیں کہ بہت جلد ان کی اولاد ڈگری ہولڈر ہو کر کمانے کے قابل ہو جائے گی لیکن ان کی حالت کیا ہوگی جب وہ کسی نہ کسی عشق کے معاملے میں پھنسی اولاد کی تباہی کو اپنی نظروں سے دیکھنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ہر روز کہیں نہ کہیں اس عشق کی کارستانی سے کسی نہ کسی کی جان جاتی ہے، عزت پامال ہوتی ہے جبکہ وسائل اور وقت کی بربادی کرنیوالوں کی تعداد تو بے شمار ہی ہوگی۔ یہ ایک رخ ہے جبکہ دوسرا رخ اس سے بھی بھیانک ہے کہ جب انہی کچے اور تاجمہ جذبات کے ہاتھوں مجبور ہو کر نوجوان جوڑے خاندانوں سے بغاوت کر کے شادی کا ارادہ کر لیتے ہیں۔ آج کے اخبارات میں ہی پہلے صفحے پر چھپی ایک اور خبر معاشرے کی تباہی کی عکاس ہے۔ لاہور کی انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے پسند کی شادی کرنے پر بیٹی کو زندہ جلانے والی ماں کو سزائے موت اور مقتولہ کے بھائی کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ زینت بی بی کو پسند کی شادی کرنے پر اسکی ماں سرین بی بی اور بھائی

انہیں نے زندہ جلایا تھا۔ ایسے واقعات بھی ہر روز معمول بن چکے ہیں کہ جب خاندان سے بغاوت کر کے ایک ہو جائیو لے جوڑوں کی وجہ سے جھگڑے ہوتے ہیں، قتل و غارت ہوتی ہے یا پھر اسی جوڑے کو حالات کے ہاتھوں

تھک آ کر خودکشی کرنا پڑتی ہے۔ اسی کا ایک دوسرا رخ یہ بھی ہے کہ جب لڑکا لڑکی زندگی کا یہ بڑا فیصلہ خود کرتے لیتے ہیں لیکن بہت جلد زندگی کی حقیقتوں سے آشنا ہوتے ہی دل بھر جاتا ہے اور پھر طلاق تک نوبت آتی ہے۔ کتنے ہی ایسے واقعات ہیں کہ محبت کے نام پر گھر سے بھاگنے والی لڑکی کو جسم فروشوں کے ہاتھوں بیچ دیا گیا یا پھر اسے دارالامان میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر زندگی گزارنا پڑتی ہے۔ یہ صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں کہ وہ معاشرتی تباہی کا باعث بننے والے ان واقعات کا نوٹس لے بلکہ ہر صاحب شعور، سول سوسائٹی، سماجی و دینی تنظیموں، اساتذہ کرام اور دیگر معاشرتی طبقات کا بھی فرض بنتا ہے کہ زندگیاں عذاب بناتے اور قیمتی زندگیاں ننگے ان قاتل جذبات پر سلیقے سے قابو پایا جائے۔ معاشرے کے ہر فرد کو اس بارے سوچنا ہوگا اس سے پہلے کہ یہ ”قاتل عشق“ اسی کے آس پاس کوئی سانحہ نہ برپا کر ڈالے۔

علمائے اہل حدیث کا مشترکہ اعلامیہ

۵ رجب المرجب ۱۴۳۷ھ بمطابق ۱۳ اپریل ۲۰۱۶ء کو مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کی دعوت پر علماء کرام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ملک کے نامور شیوخ الحدیث اور مفتیان کرام نے شرکت فرمائی۔ اجلاس میں وزارت مذہبی امور پاکستان کے نظام الاوقات برائے اذان و صلوة کا کتاب وسنت کی روشنی میں جائزہ لیا گیا۔ تمام پہلوؤں پر بحث و نظر کے بعد بالاتفاق طے پایا:

① ملک میں اتحاد و اتفاق کے لیے وزارت مذہبی امور پاکستان کے جذبہ کو ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن کسی شہر یا ملک میں اوقات نماز یکساں کر دینے سے اتحاد قائم نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں وزارت مذہبی امور کے شائع کردہ نظام الاوقات برائے صلوٰۃ و اذان کو کتاب و سنت کے منافی سمجھتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

الف: عصر کی اذان اور نماز کے وقت کا تعین (جو کیلنڈر میں کیا گیا ہے)۔ مداخلت فی الدین ہے کیونکہ اس وقت سے قبل اذان اور نماز کی ممانعت نبی اکرم ﷺ کے زندگی بھر کے عمل اور تعلیم کے خلاف ہے۔

ب: مغرب کی اذان غروبِ شمس کے چار منٹ تک دینے کی
ممانعت اور پانچ منٹ بعد دینے کی پابندی بھی تحریفِ فی
الدین ہے۔

ج: رمضان کے مہینے میں سائرین کو اذان کے متبادل کے طور پر استعمال کرنا احداث فی الدین اور شعائر اللہ کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔

② اتحاد امت اور ہم آہنگی کا یہ نیا تصور مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی بجائے مزید افتراق و اختلاف کا باعث ہوگا۔ وزارت مذہبی امور سے ہمیں ایسی توقع نہیں کہ اس کے کسی اقدام سے مسلمانوں میں افتراق پیدا ہو۔

۵) شہر کی مختلف مساجد میں نمازوں کے اوقات کا ایک ہوتا عہد نبویؐ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کے زمانہ میں بھی نہ تھا اور امت میں اتفاق تھا۔ اقامت صلوٰۃ اور وحدت امت کے لیے وزارت مذہبی امور کا شرعی بنیاد کے بغیر کوئی قدم اٹھانا باعث خیر نہ ہوگا۔

④ اتحاد کی بنیاد کتاب وسنت ہے۔ اگر وزارت مذہبی امور

واقعہ اتحاد امت کی خواہاں ہے تو نظام الاوقات کو کتاب و سنت کے مطابق مرتب کیا جائے۔

⑤ اہل حدیث کے ہاں عصر کی نماز کا وقت (یعنی مثل اول) معیار اور کتاب و سنت کے عین مطابق ہے اور یہی موقف ائمہ احناف امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر رحمہ اللہ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ایک روایت کے مطابق منقول ہے۔ بلکہ ہر دور میں محققین علمائے احناف نے بھی اس موقف کو اختیار کیا ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو اتحاد کی دولت سے
مالا مال فرمائے اور وزارت مذہبی امور کو اس سلسلے میں اکتاب
وسنت کے مطابق مساعی بروئے کار لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

وبالله التوفيق وصلى الله على نبينا محمد

وآله وصحبه اجمعين

حضرت حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا اعلامیہ کی شقوں میں درج ذیل اضافہ

ہیں بلاشبہ یہ وقت کی ضرورت بھی ہے اور اسلامی تعلیمات کا تقاضا بھی۔ لیکن یہ سطحی اقدامات سے ممکن نہیں۔ اتحاد اسی طریقے سے اور اسی وقت ممکن ہے جب اس کا وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور وہ ہے:

﴿وَإِنْ تَنَادَّعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ (النساء: ۵۹)

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

لَتَرْكَبُنَّ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا
تَمْسِكُكُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّتِي.]

ان امور کے پیش نظر اہل حدیث کے یہ کبار علماء شیوخ الحدیث اور اسلام آباد کے تمام اہل حدیث مساجد و مدارس کے ائمہ و خطباء اور ارباب انتظام وزارت کے اس فیصلے یا تجویز کی تائید کرنے سے قاصر ہیں۔ سب ارکان وزارت سے بھی استدعا کرتے ہیں کہ اگر وہ واقعی اتحاد چاہتے ہیں تو پہلے ان کے درمیان فکری ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور فقہی جمود کی بجائے عمل بالحدیث کے جذبے کو بیدار اور بروئے کار لایا جائے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ

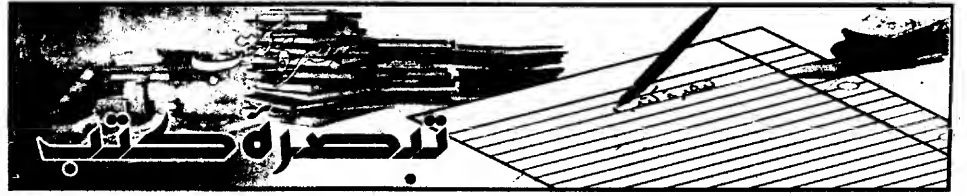
وصحبه اجمعين!

حضرت حافظ صاحب نے شیوخ الحدیث اور مفتیان کرام کی نمائندگی کرتے ہوئے مسئلہ مذکورہ کے مائد و ماعلیہ اور متعلقہ امور پر تفصیلی غور کے بعد بالاتفاق حسب ذیل اضافہ کیا:

① یہ تجویز یا فیصلہ احادیث صحیحہ کے منکر خلاف ہے احادیث میں تمام نمازوں کو سوائے نماز عشاء کے اول وقت میں پڑھنے کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ کا عمل بھی جاری نمازوں کو اول وقت ہی میں پڑھنے کا تھا۔

⑤ اہل حدیث کا امتیاز ہر دور میں عمل بالحدیث ہی رہا ہے اور الحمد للہ اب بھی ہے۔ نمازوں کو تاخیر سے پڑھنے میں احادیث کی خلاف ورزی کے علاوہ اہل حدیث کی تاریخِ عمل بالحدیث کی امتیازی روایت بھی داغ دار ہوگی اور یہ دونوں ہی باتیں اہل حدیث کے لیے ناقابلِ قبول ہیں۔

⑤ شرکائے اجلاس اس بات پر بھی متفق تھے کہ وزارت مذہبی امور کا یہ اقدام مداخلت فی الدین کے علاوہ آئین پاکستان کے بھی خلاف ہے۔ آئین میں تمام اہل ملک کو اپنے اپنے طریقے کے مطابق عبادت کی ادائیگی کا حق دیا گیا ہے۔ اس لیے کسی بھی گروہ کو دوسرے گروہ کے مطابق عبادت میں ادائیگی کا پابند بنانا آئین پاکستان کے بھی خلاف ہے۔ اجلاس کے شرکاء وزارت کے جذبہ اتحاد کو سراہتے



عرصہ کے لیے بوجہ بند ہو گیا۔ اس کی دوبارہ اشاعت میں ”علم قراءات“ پر مفصل مضامین شائع کیے گئے جو تقریباً تین ہزار صفحات پر مشتمل ہیں جن کی کتابی شکل چار جلدوں میں ہوگی۔ اس دوران ”حرمت رسول ﷺ“ کے عنوان سے ایک خاص نمبر بھی شائع کیا گیا۔ جنوری ۲۰۱۲ء سے اسے ایک تحقیقی ششماہی مجلہ بنا دیا گیا جو HEC کے معیار کے مطابق عالمی سطح کا مفید اور مقبول مجلہ ہو اس کی چار اشاعتیں میرے سامنے ہیں۔ ان کے مضامین اپنی ترتیب، تدوین، تحقیق و حواشی میں واقفانہ اثر نیشنل معیار کے ہیں۔ اس کے بانیان جس سوچ و فکر کے ساتھ اسے سامنے لانا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے بڑھ کر کامیابی عطا فرمائی ہے۔

ان اشاعتوں میں لکھنے والے بڑے معتبر لوگ ہیں حضرت مدنی صاحب رحمہ اللہ پر اللہ نے یہ کرم فرمایا ہے کہ ان کے بنین، بنات، احفاد، تلامذہ اور متولین سب ان کی کاوشوں سے علم دوست، علم پرور اور جوئے علم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ادارے کی بڑھتی ہوئی شاخوں اور شعبوں کو مزید ترقی دے اس کے بانی کی خدمات قبول فرمائے اور مجلہ رشد کو رہتی دنیا تک رشد و ہدایت کا باعث بنائے۔ آمین!

انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ساہیوال کے ناظم تعلیم و تربیت اور جمعیت اساتذہ ضلع ساہیوال کے جنرل سیکرٹری رائے خالد محمود کھرل اور جامع مسجد اہل حدیث L-106/9 کے خطیب مولانا قاری عبدالمنان کی والدہ محترمہ قضائے الہی سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ شب زندہ دار و مرہمان نواز خاتون تھیں۔ مرحومہ مولانا محمد عینی مرحوم کی الہیہ مولانا اسد اللہ سبحان کی خالہ جان اور مولانا عزیز الرحمن کی تانی جان تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ گورنمنٹ ہائی سکول L-106/9 کے وسیع میدان میں مولانا قاری محمد یحییٰ رسول مگر مدظلہ کی امامت میں ادا کی گئی۔ علماء کرام اور احباب جماعت نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے۔ آمین!

شریک غم: قاری محمد حسن سلفی صدر AYF ضلع ساہیوال

وی پی ارہاشے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

تعاریف و توصیف میں یہ پروفیسر مولانا بخش صاحب محمدی کے لکھائے عقیدت ہیں۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ ان پھولوں کے ساتھ کانٹے ہمیشہ الجھتے رہے اور کئی پھول مسلے بھی گئے لیکن وہ برابر اپنی خوشبوداریت دیتے رہے۔

۲۸۸ صفحات تک یہ کتاب اردو میں ہے اور تیس سے زائد علماء اہل حدیث کی حیات و خدمات پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد ۵۲۸ صفحات سندھی زبان میں ہیں اور ساتھ سے زیادہ اعیان سندھ کے سوانح بیان کرتی ہے۔ ان میں سے چند اردو والے حصے کے علماء ہیں جبکہ بیشتر مختلف ہیں۔

کتاب کی کتابت، طاعت، کاغذ، جلد وغیرہ عمدہ معیار کے ہیں۔ جبکہ علمی اور تحقیقی معیار پر کوئی دوسری رائے ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ کتاب لاہور میں مکتبہ بیت السلام اور مکتبہ اسلامیہ پر بھی دستیاب ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم پروفیسر صاحب کو جزائے خیر دے اور ان کے قلم کو رواں رکھے۔ آمین!

نام کتاب: ششماہی ”رشد“ لاہور

مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی

ضخامت: ہر شمارہ ۱۲۵ صفحات تقریباً

اشاعت: لاہور انسٹی ٹیوٹ فار سوشل سائنسز

۹۱ باہر بلاک نیو گارڈن ٹاؤن۔ لاہور

قیمت فی شمارہ: ۲۰۰ روپے

تبصرہ نگار: جناب حافظ محمد اسلم شاہد روٹی

جامعہ لاہور الاسلامیہ گارڈن ٹاؤن لاہور کے سرپرست حافظ عبدالرحمن مدنی نے ادارے میں تعلیم و تدریس کے مختلف کامیاب شعبوں کے علاوہ اعلیٰ پائے کی لائبریری بھی افادہ عام کے لیے بنائی، پھر یہاں سے کئی محلات و جزائر کا اجراء بھی کیا۔ اب یہ ادارہ ایم فل کی کلاسز کا آغاز کر کے بلاشبہ تمام مسالک کے مدارس میں اولیت حاصل کر گیا ہے۔ اس جامعہ کی خدمات کا احاطہ بہت وسیع ہے اسی جامعہ کی طرف سے ۱۹۹۰ء میں مجلہ رشد کا اجراء ہوا اس کی اشاعت بہت کامیاب تھی، کچھ

نام کتاب: تذکرہ مشاہیر سندھ

مدیر اعلیٰ: پروفیسر مولانا بخش محمدی

ضخامت: ۵۲۸ صفحات ساز: میڈیم

ناشر: بحر العلوم ٹرسٹ میر پور خاص۔ سندھ

۹۱ باہر بلاک نیو گارڈن ٹاؤن۔ لاہور

تبصرہ نگار: جناب حافظ محمد اسلم شاہد روٹی

سندھ کا علاقہ برصغیر کے لیے باب الاسلام کا درجہ رکھتا ہے یعنی پاک و ہند کے اس وسیع خطہ ارضی تک اسلام اسی دروازے سے آیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تالیف عظام اور بعد کے زمانوں میں علمائے عرب اور تجازی تاجروں کے قدم مینست لڑوہ پر سب سے پہلے اسی خطہ کو ان کی قدم بوسی اور اس کے نتیجے میں قبول اسلام کا شرف حاصل ہوا۔ سندھ سے یہ روشنی ملتان، لاہور اور پورے ملک تک پہنچی اور اس سے آگے دوسرے ملکوں تک پھیلتی ہی چلی گئی۔

سندھ میں اسلام کی آمد قافلہ محمدی کی وساطت سے ہوئی تھی اس لیے اس علاقے کے علمائے کرام نے خالص کتاب و سنت کی روشنی میں صحیح عقیدہ اپنایا اور پھیلا دیا۔

صحیح عقیدے کے حاملین اور مبلغین سلفی، محمدی اثری، وہابی، اہل حدیث وغیرہ القاب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ اس کتاب کا عرف بھی ”گلستان محمدی“ ہے۔ اس گلستان میں وادی مہران کی وسعتوں میں قیام پذیر ان مہکتے پھولوں کا ذکر ہے جن کی خوشبو و مہک سے وادی سندھ کا گوشہ گوشہ معطر و منور ہوا۔ نئی کلیاں، کونٹیں اور پھول کھلتے گئے۔

وہ حیدر آباد کا راشدی خاندان ہو یا لاشاری اور ریگستانی علماء۔ وہ کھتری ہوں یا چیمپی۔ ملکانی ہوں یا ڈیہلانی۔ نھرووی ہوں یا زبیدی۔ روڈروی ہوں یا کھلوانی۔ پھر خاندانی اعتبار سے گوندل ہوں یا ساہڑ۔ مینن ہوں یا تونیہ۔ غرضیکہ مختلف علاقوں اور خاندانوں کی نسبت سے شہرت پانے والے علماء حق کے تذکرے اس کتاب کی زینت ہیں۔ یا یوں کہیے کہ گلستان محمدی کے گلوں کی

مجلہ ”اہل حدیث“ کی توسیع اشاعت

○ جناب حافظ محمد صدام ربانی ناظم تبلیغ AYF پر روز شاعر اسلام جناب عبدالوہاب صدیقی اور احباب مولانا حافظ شاہد محمود باجوہ کی معیت میں ہفت روزہ اہل حدیث کے دفتر تشریف لائے اور میجر حافظ محمد سلیم طہ کی ترغیب پر انہوں نے اپنی مسجد میں ۰۰۰ رسالے جاری کروانے کا وعدہ کیا اور سہ ماہی ۲۵ رسالے جاری کروالیے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ مقامی احباب رسالہ وصول کرنے کے لیے حافظ صاحب سے رابطہ کریں۔ (ادارہ)

رابطہ: 0300-7161249

اجلاس ضلع شیخوپورہ

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخوپورہ کی کابینہ اور تحصیل شریعت شوری کی مشترکہ اجلاس ۱۲ فروری بروز اتوار صبح دس بجے جامع مسجد عبدالرحمن نزد شفاء الرحمن ہسپتال شریعت شوری میں ہوا۔ جس کی صدارت امیر ضلع مولانا عبدالباسط شیخوپوری نے کی۔ اجلاس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد حافظ محمد ایوب خالد سابق ناظم ضلع شیخوپورہ نے جماعتی نظم اور اطاعت امیر کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ بعد میں احباب نے اپنی آراء کا اظہار کیا جن میں مولانا عثمان منیر حافظ محمد شمیم محمد طارق جاوید مولانا عبدالرحمن عبید نے گفتگو کی۔ آخر میں پروفیسر محمود الحسن بڑی امیر تحصیل شریعت شوری نے جماعتی نظم اور دعوتی موضوع پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ امیر ضلع نے کہا کہ اب مزید کسی خطاب کی گنجائش نہیں۔ حافظ ایوب خالد کی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس میں تمام تحصیلوں کے اہل علم و دانش نے بھی شرکت کی اور یہ بھی فیصلہ ہوا کہ آئندہ اجلاس تحصیل فیروزوالہ میں ہوگا۔

منجانب: حافظ عطاء الرحمن عامر ناظم ضلع شیخوپورہ

ہنگامی اجلاس

○ گذشتہ روز جامع مسجد سلفیہ اہل حدیث حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا مقصود احمد سلفی شیخ الحدیث جامعہ علوم اشریہ نے بابائے عربی مولانا محمد بشیر سیالکوٹی، عظیم مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق، محسنی محمد رمضان سلفی اور محمد اسحاق مدنی کی وفیات پر گہرے افسوس کا اظہار کیا۔ نیز آپ نے دیگر تمام مرحومین کے لیے بخشش کی دعا کی۔ اجلاس میں مولانا محمد عباس، مولانا محمد سلیمان سلفی، حافظ عبدالحمید، مولانا محمد ابوبکر، مولانا محمد افضل سلفی، حافظ عبید اللہ جدہ ٹیٹ سروس اور دیگر احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔

منجانب: باوجود ادریس وحاجی سیف اللہ صدر مسجد ہذا

اخبار الجماعۃ

سانحہ لاہور کے ماسٹرمانڈل پشت پناہوں کو عبرت کا نشان بنایا جائے۔ مولانا نعیم بٹ

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے اعلان کے مطابق روہنگیا میں سیکورٹی فورسز نے مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ معزز خواتین کی بے حرمتی کی اور رہائش گاہوں کو نذر آتش کیا۔ اس بات کو ہر آنکھ دیکھ رہی ہے کہ دنیا کے جغرافیے پر مسلمانوں کے ساتھ درندوں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ کشمیر، فلسطین، عراق، برما، بوسنیا ہو یا چینیا، ہر جگہ مظالم کا شکار مسلمان ہیں اور اس درندگی کا اقرار کرنے والے اس کا حل کیوں نہیں کرتے؟ انسانیت کو خاک میں کیوں ملاتے ہیں۔ امریکی صدر ٹرمپ سوتے جاگتے اسلام دشمنی کا راگ الاپ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب عالم اسلام کو سیسہ پلائی دیوار کی طرح ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا پڑے گا کیونکہ ہر فریڈ میں مسلمان عوام کو باضابطہ منظم سازشوں کے ذریعے دہشت گردی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے لاہور کے اندوہناک سانحہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس کے ماسٹرمانڈل اور پشت پناہوں کو بے نقاب کر کے عبرت کا نشان بنایا جائے۔ (میڈیا سیل 106 راوی روڈ لاہور)

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کالج فیصل آباد کی

سالانہ اہل حدیث کانفرنس

○ بتاریخ ۱۹ اپریل ۲۰۱۷ء بروز اتوار نماز ظہر سے شروع ہو کر رات گئے تک جاری

رہے گی۔ تفصیلی اشتہار کا انتظار فرمائیں۔

منجانب: انتظامیہ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کالج (فیصل آباد) 3431921 - 041-3634221

حرمت رسول اللہ ﷺ کا نفرس

○ بتاریخ ۱۹ مارچ ۲۰۱۷ء بروز اتوار صبح ۱۱ بجے جامعہ حرثین ظفر وال میں زیر امارت حافظ عبدالغفار رحمان امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ظفر وال چھٹی سالانہ حرمت رسول ﷺ واسیہ کام پاکستان کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ مقررین: مولانا سید بسطین شاہ نقوی، مولانا قاری عبدالرحیم کلیم رانا محمد شفیق خاں پسروری، حافظ فیصل افضل شیخ، مولانا محمد ابراہیم محمدی

منجانب: اسد اللہ گل ناظم رابطہ تحصیل ظفر وال

درس قرآن

○ جامع مسجد طوبی اہل حدیث 134/9L ساہیوال میں طلبہ کے ناظرہ قرآن مکمل کرنے پر ایک باوقار درس قرآن کی تقریب منعقد ہوئی، مولانا قاری محمد بنیامین عابد نے علم کی اہمیت و برکات پر خصوصی خطاب کیا۔ شریک غم: قاری محمد حسن سلفی، صدر AYF ضلع ساہیوال

ضرورت استاذ

○ ہمیں اپنے ادارے جامعہ ابی ہریرہ اہل حدیث شریعت شریعت شیخوپورہ کے لیے ایک مندرجہ سلفی العقیدہ استاذ کی ضرورت ہے جو چھٹی تا دہل کے طلبہ کو انگلش، سائنس اور میتھ کی تعلیم دے سکے۔ رابطہ کے لیے:

سید طاہر محمود شاہ بخاری ناظم جامعہ: 0300-8816193

قاری بلال احمد قریشی مدیر جامعہ: 0321-4360862

درس قرآن وحدیث

○ اہل حدیث یوتھ فورس چک پنڈی کے زیر انتظام درس قرآن وحدیث مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک پنڈی ضلع گجرات میں ۱۸ فروری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ہوا جس میں مولانا حکیم رشید احمد رزوی لاوی، مولانا حافظ محمد داؤد رزوی لاوی اور جناب سید زبیر احمد شاہ نے خطابات فرمائے۔

منجانب: قاری عبدالغفار صدیقی خطیب مسجد ہذا

خطبہ جمعہ المبارک

○ بمقام جامع مسجد اہل حدیث عبادہ بن صامتؓ وئی گاؤں میں مورخہ ۷۱ فروری مولانا شبیر حسین عثمانی حافظ آبادی نے خطبہ جمعہ سورۃ فاتحہ کی فضیلت پڑھایا۔ مسجد ہذا کی بنیاد مولانا علم الدین رحمہ اللہ علیہ نے ۱۹۰۵ء میں رکھی اس مسجد کی تعمیر از سر نو ہوئی۔ حافظ آباد ضلع کی یہ پہلی اہل حدیث مسجد ہے۔

منجانب: انتظامیہ مسجد عبادہ بن صامتؓ وئی حافظ آباد

پروگرام برائے خواتین

○ جامعہ عثمانیہ اہل حدیث محلہ بہاول پورہ غربی حافظ آباد کے زیر انتظام بمقام جامع مسجد رمضان اہل حدیث عبداللہ پور نزد قلعہ محمدیہ ۲۶ فروری کو تبلیغی پروگرام صبح ۱۰ بجے سے لے کر ایک بجے تک ہوگا جس میں ام اسد اللہ شاہ کرہ درس قرآن ارشاد فرمائیں گی۔

منجانب: حافظ ابو بکر ڈار امام جامع مسجد ہذا

پروگرام برائے خواتین

○ زیر انتظام جامعہ عثمانیہ اہل حدیث محلہ بہاول پورہ غربی حافظ آباد بمقام جامع مسجد اہل حدیث مدنی لاگرنزد مانوالہ ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۸ فروری تبلیغی پروگرام صبح ۱۰ بجے سے لے کر ایک بجے تک ہوگا۔ جس میں محلہ مبلغہ ام اسد اللہ شاہ کرہ خطاب فرمائیں گی۔

منجانب: بیگم قاری محمد آصف خلیب مسجد ہذا

AYF تحصیل کروڑ کا اجلاس

○ اہل حدیث یوٹھ فورس تحصیل کروڑ ضلع لیہ کا اہم اجلاس 31 جنوری بروز منگل بعد نماز ظہر مرکز القباء اہل حدیث فتح پور میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا عباس فاروقی صدر AYF تحصیل کروڑ نے کی۔ عبدالقیوم سلفی سرپرست AYF ضلع لیہ اور مولانا محمد اکرم شہزاد مہمان خصوصی تھے۔ اجلاس میں حالیہ کارکردگی AYF کا جائزہ اور مزید کام بڑھانے کا فیصلہ ہوا۔ کھانے کا انتظام عبدالقیوم سلفی نے کیا۔ دعائے خیر پرا جلاس ختم ہوا۔

محمد وسیم آصف سندھو ناظم نشر و اشاعت AYF ضلع لیہ

تشنگان علم کے لیے خوشخبری

○ بی اے پاس طلبہ و طالبات ایم اے اسلامیات پارٹ ۱ ایم اے عربی ۱ ایم اے فارسی اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے تمام عربی و اسلامی کورسز کی تیاری۔ فاضل عربی درس نظامی اور وفاق المدارس السلفیہ کے عامۃ خاصۃ عالیہ عالمیہ کی تیاری کے لیے مولانا مقصود احمد سلفی شیخ الحدیث جامعہ اثریہ جہلم کے موبائل پر رابطہ کریں۔ رابطہ نمبر:

0303-4563798 - 0342-6096494

علاج معالجہ

ملکی و غیر ملکی مریضوں کا ستر سالہ معالج، فاضل الطب و الجراحت، رجسٹرڈ درجہ اول، سابقہ لیکچرار طبیہ کالج، ڈبل ایوارڈ یافتہ گولڈ میڈلسٹ سے امراض مردانہ، زنانہ، بچگانہ کے علاج بالتدبیر، بالغذ او بالذوا کیلئے رابطہ کریں۔

Www.hakeem karim bhatti.com

0345-7545119, 0301-5545119

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ایپورنڈ U.P.S

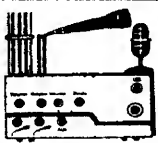
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تملی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیائیں نزد دسٹی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

غلام ربانی (مرحوم) نامی دہاتی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
055-4212804, 4226706-0300-6430029

مسک اہل تشدد کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل فورڈرنگیں خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے:

- ✽ نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت!
- ✽ کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ ایک سوال کی دس شکلیں!
- ✽ سورہ فاتحہ خلف الامام!
- ✽ آئین بالجہر کا ثبوت!
- ✽ اثبات رفع الیدین!
- ✽ اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام!
- ✽ نماز روزہ کے دائمی محمدی اوقات!

ملک بھر کی تمام مساجد اہل حدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ بالا سیٹ بالکل مفت منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد دینی اداروں میں آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔ فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ ڈاک خرچ بھی ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

محمد حسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان **0333-8556473**

درس قرآن

◎ مرکزی جمعیت کوٹ رادھا کشن کے زیر اہتمام جامع مسجد توحید اہل حدیث میں بعد نماز فجر حافظ محمد زکریا عاصم نے درس قرآن دیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔
منجانب: میاں خالد سیف اللہ امیر شری کوٹ رادھا کشن

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (مالوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

پیشکش: ایم اے ایم اے فاضل (پیشہ)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خوشی رعایت

سپر سٹار
ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
ایڈسٹنڈ سسٹم

0333-8294645

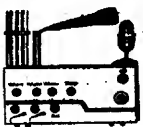
055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پائرس اور مرمت کا کام سلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائز محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایفائیڈ میکنک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد ڈسٹری کالج گوجرانوالہ

مولانا جناب محترم
 حافظہ اللہ
 صاحب
 پروفیسر
 ڈاکٹر
احمد حارث

ناظم مرکزی جمعیت اہل تشیع سیالکوٹ

کواپنا تحقیقی مقالہ بعنوان

آفتاب اہل حدیث، مصنف کتب کثیرہ

سیالکوٹی کی دینی خدمات

مولانا حکیم محمد صادق رحمہ اللہ

سیار کباب

پیش کرتے ہیں۔

مکمل کر کے ڈاکٹریٹ کی
 ڈگری حاصل کرنے پر دلی

پروفیسر شیخ عتیق الرحمن سیالکوٹ

مستجاب ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادی عبدالرحمن

ڈاکٹر عبدالرحمن

محمد یوسف

دارالحدیث الجامعہ الکمالیہ

راجوال

داخلہ

2017

20 فروری سے شروع ہو کر

نیز مدت تک نصف اعلیٰ کلاس اور شعبہ حفظ میں جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ
پہلے ہی عمل کے امتحانات سے فارغ ہوئے طلبہ غریب ریلوے اور
الحدیث میں سکے بنیاد پر نہ گئے۔

آپ چاہتے ہیں کہ

- آپ کا بچہ کام الی خوبصورت انداز میں تلاوت کرے
- حدیث کا عالم ہو اور تفسیر کا بھی
- انگریزی، ریاضی سے واقف ہو اور فقہ و اصول فقہ سے بھی
- اردو، جنرل سائنس پڑھے اور عقیدہ و سیرت بھی
- قدیم سے وابستہ ہو اور جدید سے آگاہ
- آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہو اور
- آپ بھی جنتی لباس و تاج کے وارث ہوں تو
- وینی تعلیم کے ساتھ ساتھ بورڈ کونٹاپ کر نیوال مثالی ادارہ

دارالحدیث الجامعہ الکمالیہ راجوال

آپ کے خوابوں کی خوبصورت تعبیر ہے



میٹرک 2016 کا شاندار رزلٹ

وفاق المدارس السنائیہ ثانویہ عامہ
2016 کا شاندار رزلٹ

نمبر	نام	نمبر	نمبر
1	محمد الودیع	82095	746
2	سید الرحمن	82080	736
3	محمد امجد	82082	637
4	محمد رواق	82081	636
5	محمد شاہد	82088	613
6	محمد حسن	82093	608
7	محمد امجد	82092	602
8	محمد امجد	82092	594

سابقہ راجوال بورڈ میں پہلی پوزیشن
حفظ مصنف عبد 1023

نمبر	نام	نمبر	نمبر
1	محمد الودیع	172770	1023
2	محمد امجد	172670	895
3	محمد امجد	172661	881
4	محمد امجد	172682	876
5	محمد امجد	172783	873
6	محمد امجد	172813	792
7	محمد امجد	172793	743
8	محمد امجد	172675	734
9	محمد امجد	172724	702
10	محمد امجد	172683	700

ایک ہی چھانٹ کے سوائے میں ایک وقت

تجوید

حفظ قرآن

وفاق

درس نظامی

ایف اے

میٹرک

کیپیٹر لکچریشن

شعبہ حفظ میں تمام ماہر قراء خدمات پیش کر رہے ہیں

0303-6977663

داخلہ و کراچی

حافظ محمد عدنان

ڈاکٹر عبدالرحمن مجتہم دارالحدیث الجامعہ الکمالیہ راجوال

Weekly **AHL-E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116



BMA
Since 1952

A product of **BMA** Pharma

MAJOON KABEER (ZAFRANI)

معجون کبیر
(زعفرانی)

لیجئے

جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی اسنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

BMA Pharma (Herbal)

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



BMA
Since 1952

Revitalizer, Aphrodisiac